معارفِ اسلامی جلد:۱ شمارہ:۱

جدید بدھ مت اور اسلام۔ تجزیاتی مطالعہ

ڈاکٹر ظفر اللہ بیگ☆

بدھ مت پر گفتگو کرنے سے قبل یہ بات ذہن میں رکھنی ضروری ہے کہ اس مت کا ظہور ہندوستان میں چھٹی صدی ق م میں ہوا۔ اس کے ہم عصر مذاہب میں ہندوستان میں ہندومت اور جین مت، ایران میں مانویت اور پارسیت اور اس کے قریب ہی بابل میں یہودیت فروغ پا رہی تھی۔ یہودیت کا ہندوستان کے مذاہب سے براہ راست کوئی رابطہ نہ تھا اور دونوں آزادانہ طور پر اپنی اپنی سرزمین میں پروان چڑھ رہے تھے۔ یہودیت کی اصل سامی (Semitic) ہے جب کہ بدھ مت ہندی مذہب ہے۔ سامی مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں خدائے واحد، نبی ورسول، وحی اور کتاب، فرشتوں، جنت دوزخ، قیامت وغیرہ کے معتقدات پائے جاتے ہیں جب کہ ہندی مذاہب میں ایسا کوئی واضح تصور موجود نہیں۔ اس لئے یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہئے کہ ہم ایک ہندی مت یا دھرم کا مطالعہ کر رہے ہیں، ایک سامی مذہب کا نہیں۔ اس لئے ان کے بنیادی معتقدات اور فلسفہ کو ان کی مذہبی اصطلاحات کے پس منظر اور ان کے مفہوم میں پیش کریں گے اور پھر ان کا اسلامی تعلیمات سے تقابل کریں گے۔

جدید بدھ مت کا تعارف کراتے ہوئے دوسری اہم بات یہ مدنظر رکھنی ضروری ہے کہ ہم

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، کلیہ اصول الدین۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی۔ اسلام آباد۔

نے اس کی انتہائی مستند اور مقدس کتب کے انگریزی تراجم پر انحصار کیا ہے۔(۱) اور ساتھ ساتھ جہاں ضرورت سمجھی ان کے پالی اور سنسکرت متر ادفات دے دیئے ہیں۔ بدھ مت کی اصل کتب پالی اور سنسکرت زبانوں میں ہیں۔ لیکن اب ان کے دنیا کی ہر بڑی زبان میں تراجم شائع ہو چکے ہیں اس ضمن میں یورپی مترجمین نے بڑا کام کیا ہے اور بدھ مت کے اصل اور بنیادی عقائد کو بڑی عمدگی سے پیش کیا ہے۔ جدید بدھ مت کا لٹریچر چینی، تھائی، جاپانی اور جنوب مشرقی ایشیا کی دیگر کئی زبانوں کے علاوہ یورپی زبانوں میں عام دستیاب ہے۔

بدھ مت کے آغاز (چھٹی صدی ق م) کے وقت ہندوستان میں ہندو مت کا زور تھا۔ ہندو چار دیدوں: رگ وید، یجروید اور اتھروید کو مقدس کتب مانتے تھے جو ان کے رشیوں نے مرتب کئے تھے ان میں فلسفہ حیات کے علاوہ دیوتاؤں کی تعریف قربانیوں کی ادائیگی وغیرہ کا ذکر تھا یہ آٹھ سو سے ایک ہزار ق م کے درمیان ترتیب دیئے گئے۔ ویدوں کے زمانے کے بعد برہموں کو مذہبی قیادت حاصل ہو گئی۔ برہمن پیشوائیت کے جواز میں انہوں نے جو کتب مدون کیں انہیں برہمنا کہا جاتا ہے یہ زمانہ ۸۰۰ سے ۵۰۰ ق م کا ہے۔ ویدوں کے بعد دوسرے درجے کی کتابیں اپنشد تھیں۔ یہ ہندو فلسفہ اور اخلاقیات پر مبنی درس ہیں جو ہندو گروں نے اپنے شاگردوں کو دیئے۔ سماجی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو ہندو معاشرہ ذات پات کی تقسیم کا شکار تھا۔ معاشرہ چار طبقوں میں منقسم تھا جس میں شودروں کی حالت نہایت قابل رحم تھی۔ بدھ مت کا ہم عصر جین مت تھا مہاویر جین نے بھی مکتی (نجات) اور اخلاقی تعلیم دی لیکن اس کو بدھ مت کے مقابلے میں زیادہ مقبولیت حاصل نہ ہوئی۔

بدھ مت کا سب سے بڑا انقلابی اقدام یہ تھا کہ اس نے سب سے پہلے ویدوں اور ہندوؤں کی دیگر مذہبی کتب کو مسترد کر دیا اس کا مطلب یہ تھا کہ ویدوں میں رشیوں نے جو مذہبی فلسفہ اور عقائد بیان کئے تھے وہ غلط تھے اس سے مروجہ مذہب کی جڑ اکھڑ گئی۔ اس کے ساتھ ہی برہموں کی مذہبی بالادستی کو دھچکا لگا۔ ان کی مذہبی اجارہ داری، معاشرے پر گرفت اور قربانیوں اور رسومات کی ادائیگی کا تمام سلسلہ باطل قرار پایا۔ گوتم بدھ نے معاشرے میں اونچ نیچ اور ذات پات کی نفی کی اور کہا کہ برہمن اگر برہمن کے گھر پیدا ہو تو برہمن نہیں اور نہ ہی شودر کے گھر پیدا ہونے والا شودر ہے اس کا تعلق کرم (اعمال) سے ہے ان کے اس انقلاب آفرین پیغام کو تیزی سے مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہ ہندو مت کے خلاف ایک

مؤثر آواز ثابت ہوئی۔

گوتم بدھ کے سوانح :

بدھ مت کے بانی کا ذاتی نام سدھارتھا۔ گوتم آپ کا خاندانی نام تھا۔ ساکیا آپ کا قبیلہ تھا۔ عرفان حاصل کرنے کے بعد آپ بدھ کہلائے۔ آپ کے والد سدھودھنا سکیاس (نیپال) کے راجہ تھے جس کی راجدھانی کپل وستو تھی۔ آپ کی والدہ کا نام مہامایا تھا آپ ذات کے کھتری تھے۔ کپل وستو دریائے رومنی کے کنارے بنارس (وارانا سی) سے سو میل کے فاصلے پر شمال مشرق میں واقع ہے۔ گوتم کی پیدائش کے متعلق بہت سی روایات اور کہانیاں مشہور ہیں جو للتاوستر ااور بدھ جنکار میں پائی جاتی ہیں۔ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی والدہ نے جو خواب دیکھے ان کی برہموں نے یہ تعبیر پیش کی کہ آپ ایک عظیم حکمران یا صاحب عرفان (بدھ) ہوں گے۔ آپ کی والدہ کپل وستو سے اپنے والدین کے پاس دیوادا ہا جارہی تھیں کہ لمبینی کے ایک پارک میں ۵۲۳ ق م میں یہاں ایک یادگاری مینار قائم کیا جو بدھ تیرتھ ہے۔

گوتم بدھ کی پیدائش پر ان کے والد نے مذہبی امور کے مشیر اسی تا(Asita) سے ان کے مستقبل کے متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا کہ یہ بچہ ایک عظیم آدمی ہوگا مگر اس وقت وہ دنیا میں موجود نہ ہوگا۔ بدھ روایات میں آتا ہے کہ آپ کا نام رکھنے کے لیے ۱۰۸ برہموں کو دعوت دی گئی جن میں آٹھ جسم کے نشانات دیکھ کر مستقبل کے حالات بتانے کے ماہر تھے ان میں ایک کونڈانا(Kondana) تھا جوان سب سے کم عمر تھا، اس نے پیش گوئی کی کہ یہ بچہ ضرور بدھ بنے گا۔ بعد میں یہ شخص آپ کے پانچ اہم پیروکاروں میں سے ایک تھا۔ بچے کا نام سدھارتھ رکھا گیا جس کے معنی ہیں "وہ جس کا مقصد پورا ہو گیا" آپ سات روز کے تھے کہ آپ کی والدہ وفات پا گئیں آپ کی خالہ مہاپراجہ پتی (-Maha Praj apati) نے آپ کو پالا۔ یہ بعد میں ملکہ بنیں (۲)۔

سولہ سال کی عمر میں آپ کی شادی آپ کی چچازاد بہن یسودھرا سے ہوئی لیکن آپ کا دل دنیاوی معاملات میں نہ لگتا تھا۔ ۲۱ سال کی عمر میں آپ نے ایک رتھ پر جاتے ہوئے مختلف مواقع پر چند دل دوز مناظر دیکھے آپ نے ایک بوڑھے، اپاہج، ایک بیمار اور ایک مردے کو دیکھا۔ ہر بار آپ نے رتھ بان سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے مگر وہ تسلی بخش جواب نہ دے سکا۔ آخری بار انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا

جس کا سر منڈا ہوا تھا اس نے جوگیا لباس پہنا تھا اور پر سکون نظر آرہا تھا۔ اس واقعے کے بعد آپ گھر آئے تو آپ کو لڑکے کی پیدائش کی اطلاع ملی اس کا نام راحولا رکھا گیا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر کہا کہ 'ایک پھندا پیدا ہو گیا ہے'۔ دنیاوی بندھنوں سے چھٹکارا پانے کے لیے آپ آدھی رات کو اپنے کمرے میں آئے اپنے بیٹے اور بیوی کو آخری بار دیکھا اور ملازم چنا کو کہا کہ گھوڑے پر زین کسے۔ آپ کپل وستو سے مگدھ کی طرف چل پڑے۔ گھر بار چھوڑ کر صداقت کی تلاش میں نکلنے کو مہا تیاگ (The Great Renun-ciation) کا نام دیا جاتا ہے۔ آپ نے دریائے انومہ کو عبور کرنے سے قبل اپنا گھوڑا اور سازوسامان چنا کے حوالے کر کے اس کو کہا کہ اس بات کی اطلاع ان کے والد کو دے دے۔

اس زمانے میں علم و فضل کا مرکز راج گڑھ تھا جو ریاست مگدھ کی راجدھانی تھی۔ اس کے راجہ کا نام بمبیسار تھا اس کو جب معلوم ہوا کہ گوتم ایک شہزادہ ہے تو اس نے انہیں حکومت کی پیش کش کی تو آپ نے ٹھکرا دی۔ راج گڑھ میں آپ نے ایک راہب الارا کالاما (Alara Kalama) کے شاگرد بنے وہ عدم کی حقیقت (Sphere of no-thing) شناسا تھا۔ آپ نے معمولی ریاضت سے یہ مقام سمجھ لیا یہ ایک ادنی مقام تھا آپ ایک اعلی مقام یعنی نروان کی تلاش میں تھے۔ آپ نے ایک اور استاد رامہ پتہ (Rama Putta) کی شاگردی اختیار کر لی لیکن اس کی بتائی ہوئی ریاضت سے آپ مطمئن نہ ہوئے آپ نروان (نجات) کی تلاش میں راج گڑھ سے اروویلا (Uruvela) چلے گئے یہاں پانچ برہمن آپ کے شاگرد بنے جن میں ایک کونڈانا تھا جس نے آپ کے بدھ ہونے کی پیش گوئی کی تھی۔ اس مقام پر آپ نے چھ سال تک سخت ریاضت کی گندھارا (یونانی بدھ) آرٹ کا دوسری سے چوتھی صدی عیسوی کا ایک مجسمہ گوتم بدھ کو ریاضت کے دوران ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ظاہر کرتا ہے۔ گندھارا آرٹ کا مرکز پاکستان کے شمال مغربی علاقہ تھا۔ ٹیکسلا اور دیگر مقامات پر بدھ کے حصول عرفان کے کئی مظاہر کو مجسموں میں دکھایا گیا ہے (۳)۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ شمال مغربی علاقے میں بدھ مت کے تھری واڈا (ہنایان) فرقے کی شاخ سرواستی واڈا (Sarvastivada) جو بعد میں وے بھاسکا (Vaib-haska) کہلائی ان کے معتقدات تیزی سے پھیلے (۴)۔ یہ بدھ مت کے اعلی اقدار تشریحات اور تفاسیر (وے بھاسک) پر زور دیتے تھے۔

حصول عرفان کے دوران آپ نے سخت ریاضت کی اور اتنے کمزور ہو گئے کہ ایک دفعہ غش

کھا کر گر پڑے آپ کے پیروکاروں نے سمجھا کہ آپ مر گئے ہیں لیکن ایسا نہ تھا آپ نے دوبارہ کھانا پینا شروع کر دیا اس بات سے آپ کے پانچ شاگرد بد دل ہو گئے اور آپ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے تلاش حق کی منزل ترک کر دی ہے اور اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے ہیں۔ ایک صبح پیپل کے درخت تلے آپ کو ایک زمیندار کی بیٹی سوجاتا نے کھیر کا پیالہ پیش کیا جو آپ نے قبول کر لیا۔ آپ نے دوبارہ ریاضت شروع کی اور بودھ شجر کے نیچے آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے آپ نے عہد کیا کہ اس وقت تک یہاں سے نہیں اٹھیں گے جب تک عرفان (Enlightenment) نہ حاصل کر لیں۔

اس ریاضت کے دوران آپ کو معلوم ہوا کہ عرفان کے حصول کا راستہ اعتدال پر مبنی ہے اس درمیانی راستہ کو (Madhya Mika) کہا جاتا ہے۔ بدھ روایات کے مطابق ایک رات آپ سکتے کا عالم میں چلے گئے اس دوران آپ نے اپنے پہلے جنموں کا حال معلوم کیا۔ دوسری دفعہ آپ سکتے میں گئے تو آپ نے چشم ملکوتی (Divine Eye) حاصل کی جس کے ذریعے آپ نے تمام مخلوقات کی موت اور دوبارہ پیدائش کا نظارہ کیا۔ تیسری دفعہ مشاہدے کے دوران آپ نے عظیم سکتے کے عالم میں اپنی لا علمی اور خواہشات کو کچل دیا۔ اس کے بعد آپ پر چار اعلیٰ صداقتوں Four Noble Truths اور قانون حیات Law of Dependent Origination کا انکشاف ہوا۔ بدھ فلسفے کے یہ اساسی قوانین ہیں۔ آپ نے خواہش یا مارہ (Mara) پر فتح پالی۔ آپ نے ۳۵ سال کی عمر میں ۵۲۸ ق م میں عرفان حاصل کر لیا۔ یہ بیساکھ کا مہینہ تھا۔ جہاں آپ نے عرفان حاصل اس جگہ کو بدھ گیا کہا جاتا ہے (۵)۔

اپنی تعلیمات کو پھیلانے کے لیے آپ وارانا سی (بنارس) گئے جہاں آپ کے پانچ شاگرد قیام پذیر تھے ان کو آپ نے بتایا کہ انہیں عرفان حاصل ہو گیا ہے وہ کامل شخص بودھ یا بدھ فلسفے کی اصطلاح میں اراہانت (Arahant) بن گئے ہیں پہلے تو وہ آپ کی بات ماننے کو تیار نہ تھے۔ لیکن بعد میں مان گئے آپ نے سارناتھ (بنارس) کے مقام پر پہلا خطبہ دیا اس جگہ بعد میں ایک ستوپا بنایا گیا جو بدھ تیرتھ ہے۔ بدھ مت کی اصطلاح میں آپ نے راستی کے پہیے کو حرکت دی (Set in Motion the Wheel of righteousness) آپ نے دکھوں سے نجات، نروان کے حصول اور صداقت کی تلاش کا درس دیا اور اپنا الگ سنگھ (Sangha) یا سلسلہ قائم کیا۔ آپ نے تین ماہ وارانا سی میں قیام کیا یہاں ایک بااثر گھرانے کے فرد یسا (Yasa) نے اپنے ماں باپ اور بیوی کے ساتھ آپ کا پیغام قبول کر لیا۔ یہ بدھ

مت کے اولین پیروکار تھے جنہوں نے بدھ مت کے تین رتنوں(Triple Jewels) میں پناہ لی۔ یہ تین رتن بدھ کی ذات پر یقین، آپ کے پیغام کو ماننا اور آپ کے سلسلے میں شامل ہونا ہے۔ اب بھی یہی بدھ مت قبول کرنے کا طریقہ ہے۔ رفتہ رفتہ لوگ آپ کے پیغام کو مانتے گئے اور آپ پر اثر شخصیت کی طرف کھنچتے چلے آئے۔ آپ ارویلا سے راج (مگدھ) آئے اور راجہ بمبیسار سے ملے یہاں دو برہمن ساری پتہ اور موگالانا آپ کے پیروکار بنے۔

آپ کی بڑھتی ہوئی شہرت کے باعث آپ کے والد نے نیپال آنے کی دعوت دی آپ ساتھ پیروکاروں کے ہمراہ کپل وستو پہنچے دنیا کی آسائشات کے باوجود آپ نے اپنے سلسلے کے مطابق گھر گھر جا کر کھانا مانگنا شروع کر دیا۔ آپ کے والد کو اس بات سے صدمہ ہوا اس نے آپ کو تمام پیروکاروں کے ساتھ محل میں کھانے کی دعوت دی اس دعوت میں آپ کی بیوی نہ آئی اس نے کہا کہ گوتم خود اس کے پاس آئے گوتم اپنے دو پیروکاروں اور راجہ ساتھ اس کے کمرے میں گئے وہ آپ کے قدموں پر گر گئی گوتم کے والد، سوتیلی والدہ، سوتیلا بھائی، بیٹے اور ساکیا قبیلے کے بہت سے افراد نے بدھ مت میں شمولیت اختیار کر لی۔

ریاست کوشلا کے ایک امیر اناتھاپن ڈکا(Anathpindika) نے آپ کو ساواتھی(Sa-vathi) آنے کی دعوت دی اس نے یہاں بدھ بھکشوؤں کی رہائش گاہ یا مٹھ تعمیر کیا گوتم بدھ نے اپنا زیادہ وقت یہاں گزارا۔ جلد ہی وادی گنگا کے کئی شہروں میں بدھ خانقاہیں بن گئیں۔ بھکشوؤں کا ایک سلسلہ بھی قائم کر دیا گیا۔ عورتوں کو بھی اس سلسلے میں شامل کیا گیا۔

آپ کی مقبولیت کو دیکھتے ہوئے آپ کے چچازاد بھائی دیوادتا(Devadutta) نے کوشش کی کہ آپ اسے اپنا جانشین مقرر کر دیں لیکن آپ جانشینی کے سخت خلاف تھے آپ نے جماعت کے لیے ایک ضابطہ (Vinaya) مقرر کیا۔ دیوادتا نے سنگھ میں انتشار پھیلانے کے علاوہ گوتم بدھ کو قتل کرنے کی بھی کوشش کی لیکن ناکام ہوا اور جلد ہی مر گیا۔

۸۰ سال کی عمر آپ راج گڑھ سے شمال کی طرف ویسالی گئے یہاں آپ بیمار ہو گئے آپ نے اپنے شاگرد انندا کو بتایا کہ انہوں نے دھارما(Dharma) کے ظاہر و باطن میں فرق کئے بغیر سب کچھ بتا دیا ہے۔ صاحب عرفان تاتھاگاتا(Tathagata) یا بدھ (اپنی طرف اشارہ ہے) کے پاس اور کچھ بتانے

کو نہیں۔ اب وہ بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں ان کی عمر ۸۰ سال ہو گئی ہے انہوں نے انند اکو نصیحت کی کہ انندا! اپنے آپ کو اپنا جزیرہ بناؤ دھارما کو اپناؤ اور یہی تمہاری جائے امن ہے۔

آپ نے انندا کو بتایا کہ آپ نے فیصلہ کیا ہے کہ تین ماہ بعد وفات پا جائیں آپ نے ویسالی سے کوچ کرتے وقت اس پر نظر ڈالی اور انندا کے ساتھ پاوا (Pava) کے مقام پر پڑاؤ ڈالا یہاں آپ کے پیروکار کنڈا نے آپ کی دعوت کی یہ آپ کا آخری کھانا تھا آپ کی صحت جواب دے چکی تھی آپ بڑی مشکل سے کسی نارا (کشن نگر) گورکھپور پہنچے یہاں ایک درخت کے نیچے لیٹ گئے۔ انندا نے جب آپ کو قریب المرگ دیکھا تو رونے لگا آپ نے اسے رونے سے منع کیا اور بتایا کہ جو کوئی بھی جنم لیتا ہے، بڑھتا ہے، جوان ہوتا ہے اور اپنے اندر تحلیل ہونے کی خصوصیت رکھتا ہے۔ ایک ہفتہ بعد ۴۸۳ ق م میں آپ نے وفات پائی آپ کا جسد خاکی جلایا گیا آپ کی راکھ لینے کے لیے قریبی ریاستوں میں تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا لیکن ایک عقل مند برہمن نے اس کے آٹھ حصے کر دیئے تاکہ آٹھ سٹوپے بنا دیئے جائیں (۶)۔

بدھ لٹریچر:

مہاتما بدھ نے کوئی کتاب نہیں چھوڑی انہوں نے اپنے پیروکاروں کو زبانی تعلیمات دیں۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی متضاد تعلیمات اور عقائد کو یکجا کرنے اور ضبط تحریر میں لانے کے لیے پانچ بڑی بدھ مجالس (Councils) منعقد ہوئی ان مجالس کے انعقاد کے بارے میں بہت سی متضاد روایات ملتی ہیں تاہم بڑی بڑی مجالس مندرجہ ذیل ہیں:

۱- پہلی مجلس راج گڑھ میں بدھ کی وفات کے بعد ۴۸۳ ق م میں منعقد ہوئی۔ اس میں ۵۰۰ ارہانت یا صاحبان عرفان نے شرکت کی اور ونایا (Vinaya) یا بدھ معبدوں کے اصول ضبط تحریر میں لائے۔

۲- دوسری مجلس ویسالی میں سو یا ۱۱۰ سال بعد منعقد ہوئی اس میں بدھ کے مختلف فرقوں کی متضاد رسوم و عبادات کا جائزہ لیا گیا اور دس نکات طے کیئے گئے۔

۳- تیسری کونسل پاٹلی پتر (پٹنہ) میں موریہ سلطنت کے فرمانروا اشوک نے ۲۵۰ ق م میں منعقد کی تاکہ فرقہ وارانہ تنازعات ختم کیئے جائیں اس کی صدارت مگالی پتہ تسانے کی جس کی اپاگپت کہا جاتا ہے۔

۴- ونایا کی تعلیمات پر ایک اجتماع سنہالا (سری لنکا) میں دوسری صدی ق م کے وسط میں ہوا یہ باقاعدہ مجلس یا کانفرس نہ تھی۔

۵- چوتھی مجلس مطالے (سری لنکا) میں پہلی صدی ق م میں ہوئی اس کا ذکر ہنایان فرقے کی مقدس کتب میں ہے۔

۶- پانچویں مجلس پہلی صدی عیسوی میں راجہ کنشک نے کشمیر یا پساپور (پشاور) میں منعقد کی اس مجلس کی کاروائی کو تانبے کے ٹکڑوں پر کندہ کر کے ایک سٹوپے میں دفن کر دیا گیا۔

ان مجالس کے نتیجے میں بدھ مت کے اٹھارہ فرقوں میں سے پانچ باقی رہ گئے باقی ایک دوسرے میں ضم ہو گئے۔ بدھ سنگھ قائم ہوئے بدھ مجسمہ سازی کو فروغ ملا۔ پہلی سے پانچوی صدی عیسوی کے درمیان بدھ مت تیزی سے بنگال، کشمیر، گندھارا، وسط ایشیا، سری لنکا اور دیگر ایشیائی ممالک میں پھیل گیا (۷)۔

تری پتاکا:

بدھ مت کی مقدس کتابیں تری پتاکا (تین ٹوکریاں) ہیں یہ پالی زبان میں ہیں اور تھری واڈا یا ہنایان فرقے کی مدون کردہ ہیں ان کو مختلف مجالس کے دوران مرتب کیا گیا۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

۱- سوتا پتاکا (Sutta Pitaka) بدھ کے ملفوظات و وعظ، اس کے پانچ باب ہیں۔

۲- ونایا پتاکا (Vinaya Pitaka) بدھ مت ضوابط و قوانین جو ۳۵۰ ق م اور ۲۵۰ ق م کے درمیان مرتب ہوئے۔

۳- ابھی دیم پتاکا (Abhidima Pitaka) مذہبی فلسفہ اور دھارما کا اعلیٰ اصول (۸)۔

ان تینوں کتابوں کی بنیاد ان روایات پر رکھی گئی جو راج گڑھ کی مجلس میں بیان ہوئیں۔ تری پتاکا میں سب سے اہم مقام سوتا پتہ کو حاصل ہے اس میں بدھ کے اقوال درج ہیں بدھ بھکشو اس کو یاد کرتے ہیں اس کا ایک خلاصہ دھرم پد (Dharmapade) آسانی سے یاد کر لیا جاتا ہے اسے اشوک کے عہد میں تیار کیا گیا۔ اس میں راج گڑھ اور ویسالی کی مجالس کا ذکر ہے لیکن اشوک کی مجالس کا ذکر نہیں یہ ایک دلچسپ بات کہ ویدوں میں ان رشیوں کے نام درج ہیں جنہوں نے انہیں مرتب کیا لیکن بدھ تری پتاکا میں ان سرکردہ بدھوں کا ذکر نہیں جنہوں نے اپنے حافظے کی بنیاد پر متفقہ طور پر اہم تعلیمات مدون کیں۔

بدھ مت کی اور بہت سی اہم کتب ہیں جو مختلف فرقوں میں مروج ہیں لیکن ہم مہایان فرقے کی بعض کتب کا ذکر کرتے ہیں۔ ان کے تراجم فرانسیسی، انگریزی، چینی، جاپانی، تبتی اور دیگر زبانوں میں

وسیع پیمانے پر شائع ہو چکے ہیں۔

مہایان فرقے کی کتب :

- پراجناپارامتالٹریچر Prajnaparamita Literature, Perfection of Wisdom پہلی صدی عیسوی میں مرتب ہوا بدھ فلسفہ پر مبنی ہے۔

- مدھیامک متن (Madhyamik Texts) (Middle Path) عقیدہ سنیاتا کی وضاحت کی گئی ہے۔

- اواتم ساکاسوتر-Awatum Suka-Suttra)(The Great Buddha Garland) پانچویں صدی عیسوی کی ابتداء میں مرتب ہوا۔ بدھ ستوا کے نظریہ کی وضاحت کی گئی ہے

-سدہارم اپنداریکاسوتر Suddharam (The Lotus of Good Law) (Opindarika Suttar) یہ تصور کہ بدھ آفاقی نجات دیتا ہے۔

- سکھاوتی ویوہاسوتر(Sukhavati-Vyuha) (Pure Land Suttra) Suttra) بدھ ستوا کی پاکیزہ سرزمین۔

- Other texts مہایان فرقے کی ذیلی فرقوں کی کتب جن میں فلسفیانہ نظریات اور بدھ معتقدات پر بحث ہے۔

تانترک اور تبتی بدھ مت(Tantric & Tibtean Texts)

(Treatise based on technical and symbolic terms) ساحرانہ طریقے ، تکنیکی اور علامتی طریقے سے تعلیمات کا بیان(۹)۔

جدید بدھ لٹریچر(Modren Buddh Litrature)

چین ، جاپان ، سری لنکا ، تھائی لینڈ میں شائع ہونے والا لٹریچر بدھ مت کے اساسی عقائد کو موجودہ حالات کے مطابق پیش کرنے کی کوشش ہے۔ سری لنکا ، تھائی لینڈ وغیرہ میں ہنایان عقائد کا پرچار کیا جاتا ہے۔ لیکن چین ، جاپان کوریا وغیرہ میں بدھ ستوا(وہ شخص جو بدھ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس کے تقاضے پورے کرے) خصوصاً ایتابھا(امیدا) بدھ کی پاکیزہ سرزمین میں دوبارہ جنم لینے ، اس کی مدح سرائی کرنے اور اس پر یقین کامل کو نجات کا ذریعہ بتایا جاتا ہے(۱۰)۔

تری پٹاکا ہندوستان کی کئی علاقائی بولیوں میں مرتب ہوئیں البتہ پالی، سنسکرت اور بدھ مخلوط سنسکرت سے مزید زبانوں میں متن تیار ہوئے۔ بدھ مت کا لٹریچر اس قدر کثیر اور مختلف النوع موضوعات سے بحث کرتا ہے کہ اس کو موضوع کے حساب سے مرتب کرنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے البتہ اس کی بڑی تقسیم اوپر درج کر دی گئی ہے جو دو بڑے فرقوں ہنایان اور مہایان کی بنیادی کتب پر مشتمل ہے۔

مغربی محققین کی آراء :

یورپی محققین نے انیسویں صدی عیسوی میں باقاعدہ طور پر بدھ مت اور دیگر ایشیائی مذاہب کا تنقیدی جائزہ لیا۔ بدھ مت کا بنیادی لٹریچر پالی اور سنسکرت زبان میں تھا اس لیے کئی مصنفین نے باقاعدہ طور پر یہ زبانیں سیکھیں ان میں سر ولیم جونز، سر مویز مویز ولیم مؤلف سنسکرت انگلش ڈکشنری اور میکس مکر زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے قدیم ماخذات کی بناء پر بدھ فلسفے، معتقدات اور بدھ کی شخصیت سے شناسائی حاصل کی۔ پہلے تو وہ اس بات پر حیران ہوئے کہ ایشیا کا ایسا دھرم بھی ہے جو خدا کے وجود سے انکار کرتا ہے۔ اور نفی ذات کا پرچار کرتا ہے۔ اینگلو جرمن محقق پروفیسر میکس ملر بدھ مت کے مطالعے کے بعد حیرت زدہ ہو گیا کہ ہندوستان کی سرزمین سے ایسا مذہب اٹھا جو خدا کے انکار اور دہریت پر مبنی ہونے کے ساتھ ساتھ مروجہ مذاہب کی نفی (Nihilism) کا درس دیتا ہے جرمن مستشرق ایلبر فت ویبر (Albrecht Weber) بدھ کو اخلاقی فلسفے کا پرچارک اور سماجی مصلح بتاتا ہے۔ بدھ کی ذات ان کی شخصیت اور تعلیمات پر اس قدر مختلف تحریرات پائی جاتی ہیں کہ تاریخی بدھ اور موجود دور کے بدھ اور ان کی اصل تعلیمات کی نشاندہی ایک کٹھن امر ہے۔

ان تمام باتوں کے باوجود مغربی مفکرین کے تین مکاتب فکر ہیں جو بدھ مت کی تعلیمات کو اپنے اپنے زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں :

۱۔ <u>اینگلو جرمن مکتب فکر</u> (Anglo-German School) : اس کے نمائندہ ایک انگریز ماہر بدھیات ڈاکٹر ٹی-ڈبلیو رہیس ڈیوڈز (Dr. T. W Rhys Davids) ہیں۔ دوسرے اہم جرمن مفکر ہرمان اولڈن برگ (Her-man Oldenberg) ہیں۔ انہوں نے قدیم ماخذات کی رو سے

تھراواڈایاہنایان اکابر کے طریق فرقے کی تعلیمات کو اپنی تصانیف میں بنیادی اہمیت کا حامل قرار دیا ہے۔

۲۔ <u>لینن گراڈ مکتب فکر</u> (Leningrad School) : اس مکتب فکر کا بانی ایک روسی سکالر فیوڈر شربانسکی (Fyadur Shcherbatsky) تھا اس نے تبتی بدھ مت اور ان کے فلسفیانہ افکار کثرت الوجودیت (Pluralism) وحدت الوجودیت (Monisim) اور تصوریت (Idealism) پر طویل بحث کی ہے۔

۳۔ <u>فرانسیسی بلجیم مکتب فکر</u> (Franco-Belgium School) اس مکتب فکر کا نمائندہ پوسن Liuis Pous sin ہے اس نے بدھ مت کو ایک فکری نظام ثابت کیا ہے۔ یہ ہندو فلسفہ اور اپنشد کی تعلیمات سے قطعا مختلف ہے اس کی بنیاد راہبانہ مذہبی طریق اور یوگا پر مبنی ہے۔ یوگا ایک طبیعاتی اور فلسفیانہ گیان و دھیان کا طریقہ ہے (۱۱)۔

بدھ مت کا مطالعہ آثار قدیمہ، مجسمہ سازی اور بدھ مت کی یادگاروں کی روشنی میں بھی کیا گیا۔ موجودہ دور میں بدھ مت کے بنیادی معتقدات اور فلسفیانہ مباحث، خانقاہوں کے سماجی نظام اور چین اور جاپان میں ابھرنے والے بدھ مت کے نئے رجحانات مفکرین، کو دعوت فکر دیتے ہیں۔

بدھ مت کی ترقی :

بدھ مت کی سادہ اور پرکشش اخلاقی تعلیم کی بناء پر تین سو قبل مسیح میں یہ مذہب شمالی ہند میں پھیل گیا دو بدھ راجوں اشوک (۲۷۳ق م - ۲۳۲ق م) اور کنشک (دوسری صدی عیسوی) نے اس کو سرکاری مذہب قرار دیا آٹھویں صدی عیسوی تک بدھ مت پورے ہندوستان میں پایا جاتا تھا۔ مہایان فرقے نالندا میں اسے ترقی دی۔ ۴۰۰ سے ۷۰۰ ء میں چند چینی سیاح ہندوستان آئے تا کہ بدھ مت کا مطالعہ کریں ان میں فاہیان، سنگ ین، ہوئے سنگ، ہیون تسانگ اور آئی چنگ بہت مشہور ہیں۔

پہلی صدی عیسوی کے بعد بدھ مت افغانستان، پاکستان کے موجودہ شمال مغربی سرحدی علاقے، باختریہ، کاشغر، یارقند، ختن اور کشمیر پہنچ چکا تھا جہاں سے وسط ایشیا سے شاہراہ ریشم کے ذریعے چین پہنچا۔ بدھ مت کے ہندوستان میں روبہ زوال ہونے والے عناصر میں چھٹی صدی عیسوی میں ہنوں

کے حملوں اور انتہا پسند ہندوانہ خصوصا ۹ صدی عیسوی میں شنکر اچاریہ کی کاوشوں کو گہرا دخل ہے۔ چین سے مہایان فرقہ کی تعلیمات کوریا (چوتھ صدی عیسوی) اور کوریا سے جاپان (چھٹی صدی عیسوی) اور تبت (ساتویں صدی عیسوی) میں عام ہوئیں (۱۲)۔

مہیان فرقے کی ترویج میں ماہاسان گھریکا مکتب فکر نے پہلی اور دوسری ق م سے دوسری صدی عیسوی تک بہت کام کیا انہوں نے کئی اہم کتابیں مرتب کیں۔ اس کے لفظی معنی بڑے اجتماع کے ہیں ویسالی کی مجلس میں یہ بدھ مت عام جماعت سے الگ ہو گئے اور انہوں ہی نے بعد میں مہایان عقائد پھیلائے۔ وسط ایشیا اور چین میں بدھ مبلغین نے ہندوستان آکر بنیادی کتب حاصل کیں اوپر بیان کئے گئے چینی مبلغ فاہیان، ہو تسانگ وغیرہ کئی کئی سال ہندوستان میں رہ کر بدھ مت کا مطالعہ کرتے رہے۔ چین میں پالی اور سنسکرت کتب اور مخطوطات کے تراجم کا کام کمارا جیوا کی سربراہی میں ہوا مہایان فلسفے کی بناء پر ہی تنڈائی فرقہ اور زین بدھ مت کا ظہور ہوا۔ زین بدھ مت کا بانی سرامانا تھا جو چینی نہیں تھا۔

چین سے چھٹی صدی عیسوی میں بدھ مت جاپان پہنچا ۵۳۸ء میں شہنشاہ پاک چی (کوریا) نے اپنا ایک سفیر بدھ کے مجسمے اور مقدس کتب کے ساتھ جاپان کے شہنشاہ کن مائی کے پاس روانہ کیا جاپان میں بدھ نظریات کو جلد اپنا لیا گیا دو عظیم بدھ تمپل ہیور جو جی (۶۰۷ء میں) اور تودائے جی (۷۵۲ء میں) قائم ہوئے نویں صدی عیسوی میں دو بدھ مبلغوں سائیکو اور کوکائی نے اس کی ترویج میں کافی حصہ لیا۔ رفتہ رفتہ بدھ مت خالصتا جاپان کے سماجی نظام اور فلسفیانہ افکار و نظریات کی بناء پر فروغ پانے لگا موجودہ عہد میں مہایان بدھ مت ایک نئے روپ میں چینی بدھ مت کے زیر اثر ترقی کی منازل طے کر رہا ہے (۱۳)۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد (آٹھویں صدی عیسوی) سے قبل بدھ مت کے ہنایان اور مہایان فرقے اور کئی ذیلی فرقے اپنے الگ الگ فلسفیانہ افکار و نظریات کی بناء پر ترقی کر رہے تھے گو کہ ہندو مت ان کو اپنے اندر ضم کرنے یا بھارت ورش سے باہر نکالنے کی تگ و دو کر رہا تھا۔ ہنایانی حقیقت پرست تھے اور مظہری عالم کے حقیقی وجود کو تسلیم کرتے تھ - مہایانی عینیت پرست تھے۔ یوگر آکاری عقی و شعور کے علاوہ کل موجودات کے حقیقی وجود کے منکر تھے مادھمیکی بدھوں کا عقیدہ تھا کہ تمام مظہری دنیا باطل و فریب ہے اس نظریے کے لحاظ سے لوگ سنکر ایا شعور کے عوامل کے قائل تھے۔ ہنایانیوں کو

صرف تقدیر انسانی سے دلچسپی تھی انہوں نے یہ نظریہ پیش کیا کہ فرد کی کامرانی کے بلند ترین امکانات ارہانت کی منزل میں ہیں۔ مہایانیوں کے پیش نظر آفاقی نجات تھی اور ان کا دعوی تھا کہ بدھ (صاحب عرفان) ہونا ہی اپنی تمام روحانی قوتوں کا حامل ہو سکتا ہے اول الذکر یعنی ہنایانی کے شعائر مذہبی بہت ہی سادہ تھے لیکن ثانی الذکر یعنی مہایانیوں نے مندروں، مورتیوں اور بودھی ستوؤں کی پوجا رائج کر کے بدھ مت کو ہندو مت میں جذب کر دیا (۱۴)۔

ڈاکٹر تارا چند مزید لکھتے ہیں کہ مہایان بھگتی ،بدھ ستو اور خاص طور پر امیتابھا کے گرد مرکوز ہو گئی امیتابھا کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ خدائے ازلی ہے اور اس مخصوص جنت (Sukha-vati) میں رہتا ہے۔ جہاں اس کے پرستار اس کے فضل اور مقدس رشیوں کے وسیلے سے پہنچتے ہیں۔ امیتابھا کے پرستاروں کا منتہائے مقصود نجات و آزادی نہیں بلکہ بہشت کے اندر اعلی ہستی کے حضور میں باریاب ہونا تھا۔ ان کی پرستاری کے ساتھ ساتھ یہ باتیں بھی ہوتی تھیں: ستوپا اور مندلوں کی پوجا، برت ،یاترائیں، گناہوں کو مٹانے کے منتر اور آرتیاں سوتر پڑھنا، بدھ کا نام جپنا و علی ہذا القیاس۔

بدھ مت نے مذہب کے جمہوری پہلو، شوذروں اور عورتوں کی روحانی آزادی اور مقبول عام بولیوں کے ذریعے اشاعت مذہب پر زور دیا اس نے نظام ہائے خانقاہی کی تنظیم کے لیے بھی مثالیں پیش کیں (۱۵)۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد مسلمان مفکرین اور مؤرخین نے یہاں کے مذاہب کا مطالعہ کیا۔ ہمیں گوتم بدھ کے حصول عرفان کی داستان مختلف عربی کتب میں ملتی ہے بدھ کو بوداسف، یوذاسف یا بوداسب کہا گیا یہ بودھ ستو کی معرب صورت تھی۔ گوتم بدھ بھی بدھ ستو تھے۔ المسعودی (مروج الذہب ۹۵۶ء) جلد دوم ص ۱۳۸) اور ان الندیم الفہرست ۹۸۸ء میں کتاب البدھ، کتاب بلوہر و بوداسف کا ذکر کرتا ہے۔ عباسی عہد میں المقفع مکتب فکر نے ان بدھ کتابوں کے عربی ترجمے کئے۔ بوداسف (گوتم بدھ) کے حصول عرفان کی داستان شیعہ عالم ابن بابویہ قمی کی تصنیف اکمال الدین (۱۰ ویں صدی) اور ملا باقر مجلسی کی کتاب عین الحیات میں امام کی غیبت کبری کے ضمن میں بیان کی گئی ہے۔

ہندوستان کے بدھوں کے لیے اسلام ایک اجنبی دین اور بالکل نیا فلسفہ حیات تھا۔ اس کا ہندی مزاج نہ تھا بدھوں نے افغانستان کے علاقے زابلستان میں مسلم فاتحین کے خلاف زبردست مزاحمت

کی لیکن رفتہ رفتہ وسط ایشیا کے راستے اسلامی نظریات ہندوستان کے شمال مغربی علاقوں میں پھیل گئے۔ اسلام کے اثرات ہمیں ایک ساحرانہ یا تانترک بدھ مت کے علمبردار فرقے کالا کاکرا (لفظی معنی وقت کا پہیہ یا تباہی سے بچنے کی راہ) کے معتقدات میں ملتے ہیں جو دسویں صدی عیسوی میں بہت مقبول تھا انہوں نے ذات خداوندی کے قائم مقام ایک بلند اور اعلیٰ مقام کے حامل بدھ کا تصور پیش کیا اسے ادھیمی بدھا کہا گیا (۱۶)۔ اس بدھ کے جو تنتر (جادو) منسوب ہے اس کو کالا کاکرا تنتر کہتے ہیں۔ مہایان فرقے کی اس شاخ نے مہاتمابدھ کی تمام اصطلاحات کو مسترد کر کے ان تمام دیویوں اور دیوتاوں کو اپنالیا جن کی بناء ہندوستانی اصنام پرستی پر تھی ان سب سے مافوق اور عملی زندگی سے الگ تھلگ عظیم تر آدھی بدھ کا مابعد الطبیعاتی تصور ایک نئی جہت کا عکاس تھا۔ مہایانیوں نے چند خاص بدھوں کو الوہیت کا مرتبہ عطا کیا ان میں پہلا درجہ امیتابھا بودھ ستو کا تھا۔ اس کا پہلا روپ نیپال میں ملتا ہے جو شعلہ کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے پانچ بدھ دھیانی بدھ کہلاتے ہیں یہ خاص بدھ ہیں جن کو بودھی ستو بننے کے مراحل سے گزرنے کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن یہ بدھ (گوتم) سے کم درجہ نہیں ہوتے۔ یہ ہمیشہ گیان دھیان میں لگے رہتے ہیں ۳۰۰ء میں ان پانچ دھیانی بدھوں اور اس دن کے ایک استاد وجراستو کا تصور عام تھا یہ کائناتی قوتوں کے مظہر تھے۔ امیتابھا کو آلتی پالتی مارے۔ نیم وا آنکھیں کے ہاتھوں کو گود میں رکھے کھلے کنول پر بیٹھے ہوئے مخصوص انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ ہر خاص بدھ کے ساتھ ان کا رنگ، مقدس جانور، پھول، ان کی بیوی وغیرہ دکھائی جاتی ہے، مثلاً امیتابھا کا رنگ سرخ، انداز فکر سادہ، جاور مور، پھول کنول، بیوی پاندارا اور بودھی ستوا پیٹاپد ماپانی ہے () اس کی چین، جاپان اور کوریا وغیرہ میں پوجا جاری ہے۔

کالا کاکرا تنتر میں بدھوں نے قرآنی آیات کو شامل کیا اس میں مکہ کا بھی ذکر ہے ان منتروں کا ورد یا جاپ کیا جاتا تھا۔ ایک مسلمان عبدالکریم نے بنگالی میں ایک بدھ راہب پر کتاب لکھی جس میں یوگا کے اقوال تھے۔ اسلامی عقائد اور بدھ فلسفے کا ملغوبہ ہمیں وسط ایشیا کے اسماعیلیوں کی ایک 'خفیہ کتاب' میں ملتا ہے جس کا نام ام الکتاب ہے (۱۸)۔ جو وخان سے ایک روسی محقق کو ملی اس میں باطنی عقائد، تناسخ ارواح وغیرہ کا ذکر ہے۔ یہ شیعہ فرقے مخاصمہ کی طرف منسوب ہے۔ یہ ۵ ویں صدی ہجری / ۱۱ ویں صدی عیسوی میں مدون ہوئی (۱۹)۔

بدھ مت کی تعلیمات : مہاتمابدھ کی تعلیمات کو ہم تین حصوں میں پیش کریں گے (۲۰)۔

۱- بنیادی عقائد ۲- اخلاقی عقائد ۳- بدھ فلسفہ

بنیادی عقائد :

بدھ مت کے بعض اساسی عقائد ہیں جو تمام بدھ فرقے مانتے ہیں۔ ہنایان فرقہ جو سری لنکا، تھائی لینڈ، تبت اور برما وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ ان پر سختی سے کاربند ہے البتہ مہایان فرقے نے ان میں کافی رد و بدل کیا ہے۔

خدا : بدھ مت میں خدا کا کوئی تصور نہیں۔ مہاتما بدھ نے توحید، ذات باری کا ذکر نہیں کیا۔

مادہ : بدھ مت نے مادیت سے بحث کی ہے۔ غیر مادی بقا کا ذکر یا تصور پیش نہیں کیا۔

روح : مہاتما بدھ کا کہنا ہے کہ روح کوئی شے نہیں یہ انسانی اعمال کا مجموعہ ہے اس کی آزادانہ حیثیت نہیں۔

دنیا : گوتم بدھ نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا کہ دنیا کیا ہے، ابدی ہے یا غیر ابدی۔ اس کے نزدیک دنیا ہمیشہ سے قائم ہے اور قائم رہے گی۔ یہاں ہر چیز تغیر و تبدیلی کا شکار ہے اور ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلتی رہتی ہے۔ اس طرح علت و معلول اور سبب اور نتیجہ کا سلسلہ جاری ہے دنیا بے ثبات ہے، انسان بے ثبات ہے یہاں کی ہر شے تغیر پذیر ہے۔

انسانی وجود : انسان مختلف عناصر کا مجموعہ ہے یہ عناصر قائم رہتے ہیں تو انسان زندہ رہتے ہیں۔ موت کے بعد یہ بکھر جاتے ہیں۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشان ہونا عناصر پریشان ہو جاتے ہیں اور کوئی عنصر باقی نہیں رہتا جسے روح یا نفس کہا جائے۔

نفی ذات : بدھ نفس اور روح انفرادی Self یا اناتا(Anata) کی نفی کرتا ہے۔ زندگی حیات و ممات کا ایک چکر ہے۔ انانیت یا ایغو ایک دھوکہ ہے۔ انسان کس سماجی پوزیشن دولت خاندان، دانشمندی وغیرہ اس کے نفس یا روح انفرادی کی عکاسی نہیں کرتے۔

کائنات : کائنات کی تمام اشیاء علت و معلول کے چکر میں جکڑی ہیں اس کا کوئی خالق نہیں اور نہ ہی اس کو کسی نے تخلیق کیا ہے۔ اس کی ابتدا اور انتہا نہیں اس کا مٹنا، بننا بگڑنا مٹنے کا عمل ایک تسلسل کی صورت

میں جاری ہے۔

انسانی فلاح : ہر شخص کی نجات اس کی فطرت میں تبدیلی اور ترقی پر منحصر ہے جس کو وہ ضبط نفس اور ریاضت سے حاصل کرتا ہے۔ مافوق الفطرت طریقے سے نجات حاصل نہیں ہوتی۔

تناسخ یا کرم : بدھ تناسخ اور کرم (اعمال) کا قائل ہے۔ یہ اس طرح انسان کے ساتھ جاتے ہیں جیسے سایہ جو لوگ جسمانی لذات میں مبتلا رہتے ہیں وہ بار بار جنم لیتے ہیں اگر آدمی عرفان پا کر نروان حاصل کرلے تو اس چکر سے بچ جاتا ہے۔ کرم پھل مختصرا یہ ہے۔ "جیسا بوؤ گے ویسا پاؤ گے"

ہر شخص قانون کرم کے تحت اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے خاندان، معاشرہ، خدا یا شیطان کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ اچھے اعمال کا نتیجہ اچھی پیدائش ہے برے کا بری پیدائش (۲۱)۔ ہندو آواگون کے عقیدے کے مطابق روح ایک جسم سے دوسرے میں جاتی ہے لیکن بدھ مت میں مرنے کے بعد انسان اپنے اعمال کے مطابق کسی اور شکل میں پیدا ہوتا ہے۔ موجودہ زندگی کا نتیجہ ہوتی ہے۔

نیا وجود : جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے جسم کے عناصر مٹ جاتے ہیں لیکن کرم کے زور پر نئے عناصر فوری طور پر پیدا ہوتے ہیں اور دوسری دنیا میں ایک نیا وجود جنم لیتا ہے جس کی شکل و صورت و عناصر مختلف ہوتے ہیں لیکن حقیقت میں اس سے ملتے جلتے ہیں جو مرنے والے شخص کے تھے یہ وہ رابطہ ہے جو ایک شخص کی شناخت برقرار رکھتا ہے چاہے وہ تناسخ کے تحت کتنی تبدیلیوں سے دوچار ہوا ہو اسے نورانی پیکر (Astral Body) کہتے ہیں۔

روح کے کرے : زندہ ارواح تین قسم کے کروں میں رہتی ہیں۔

۱- وجود کا غیر مادی کرہ (Arupadhatu) جہاں محض ارواح جسم کے بغیر موجود ہیں۔

۲- مادی کرہ (Rupadhhatu) جہاں ملکوتی (Ethereal) وجود رہتے ہیں۔

۳- مادی خواہشات کا کرہ (Samsara) یہ دنیا جو چار عناصر آگ، مٹی، ہوا اور پانی کا مجموعہ ہے۔

اخلاقی نظام : بدھ مت ایک فلسفہ اور اخلاق نظام ہے دینیاتی نظام نہیں۔ اس میں اخلاقی تربیت اور نفس کشی کی بناء پر نروان حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

عقیدہ اور حصول صداقت : عقیدہ محض صداقت کو جاننے کا ذریعہ ہے اس لیے کسی خاص عقیدے سے وابستہ رہنا اس وقت تک ضروری ہے جب تک حقیقت یا صداقت معلوم نہ ہو جائے۔ دریا پار کرنے کے

لیے ایک آدمی بیڑی بناتا ہے اس کو پار کر کے اگر وہ بیڑی اٹھائے پھرے تو یہ جہالت ہو گی۔

عقل اور عقیدہ : بدھ مت کے عقیدہ پر اس وقت یقین کیا جائے گا جب وہ مقدس کتب میں موجود ہو اور اس سے بڑھ کر عقلی طور پر ثابت کیا جا سکے۔ اگر دلائل اور معقولیت کے دائرہ میں نہیں آتا تو رد کر دیا جائے۔

خود کشی : ہندو مت میں مکتی یا نجات کے لیے خود کشی مروج تھی۔ بدھ مت نے اس کی مخالفت کی انہوں نے کہا انسان کا مقصد حیات مرنا نہیں اس کی مثال چوکیدار سے دی جس کا فرض ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی پوری طرح پورے وقت تک ادا کرے۔

دعا : گوتم بدھ چونکہ وجود باری تعالیٰ کا قائل نہیں اس لیے دعا کو نہیں مانتا۔ گناہ کی بخشش، مغفرت، دوزخ اور جنت وغیرہ کا قائل نہیں

قربانیاں : ہندو برہمن مندروں میں دیوتاؤں کے لیے قربانیاں دیتے تھے بدھ مت میں ایسی قربانیاں یا رسومات منع ہیں۔ گوتم بدھ نے جانوروں کو تکلیف دینے اور مارنے سے منع کیا ہے۔ ان کی یہ دلیل ہے کہ ہر ذی روح کو زندہ رہنے کا حق حاصل ہے جو اس سے چھیننا نہیں چاہیئے (۲۲)۔

انسانی وجود کے غیر مادی عناصر : زندگی پانچ عناصر (Skandhas) کا مجموعہ ہیں

۱- جسم کی ہیت

۲- احساسات

۳- تفکر

۴- ذہنی تشکیل

۵- شعور

چونکہ انسان ان عناصر کا مجموعہ ہے۔ اس لیے نفس یا روح کوئی شے نہیں۔ نہ مرئی نہ غیر مرئی روح کی کوئی حقیقت نہیں

دھارما : بدھ مت میں کوئی مرکزی قیادت یا پیشوائیت نہیں کوئی پوپ یا برہمن نہیں جس کو تمام بدھ واجب الاطاعت مانتے ہوں، اس کی مذہبی قیادت پر یقین رکھتے ہوں اور اس کے احکام کے پابند ہوں۔ بدھ نے خود بھی کسی منصب کا دعویٰ نہیں کیا۔ بدھ مت بعض بنیادی اور آفاقی قوانین کو دھرم کی بنیاد قرار

دیتا ہے۔اور حصول عرفان اور نجات کا راستہ بتاتا ہے۔اس میں انسان کی مادی سرگرمیوں سے بحث کی گئی ہے ایسی بحثیں کہ کیا دنیا ازلی وابدی ہے ، فانی ولا فانی ہے ،روح کیا ہے اس کا انسانی جسم سے کیا تعلق ہے وغیرہ سے قطعا احتراز ہے۔

عورت :گوتم بدھ کے شاگرد انندا نے ان سے پوچھا!

اے آقا ہمارا عورتوں کے متعلق کیا طرز عمل ہو ؟

ان کو مت دیکھو۔

ہمیں دیکھنا پڑھ جائے تو پھر کیا کریں ؟

گفتگو مت کرو۔

اگر وہ ہم سے گفتگو کرنی شروع کردیں اے آقا تو پھر ہم کیا کریں ؟

پوری طرح چوکنے رہو (۲۳)۔

اخلاقی تعلیم : بدھ کی اخلاقی تعلیم کے بہت سے پہلو ہیں جن میں سے چیدہ چیدہ احکامات بیان کئے جاتے ہیں۔

پانچ بنیادی احکامات(Pancasila (Five Precepts to lay discpline)

۱- چوری نہ کرو، ۲- جھوٹ نہ بولو، ۳-شراب مت پیو، ۴-کسی جاندار کو مت مارو، ۵- جنسی بے راہ روی اختیار نہ کرو

نصائح :

مہماتما بدھ نے معاشرے کے مختلف طبقوں کو نصیحتیں کیں،ان میں والدین اور اولاد ،استاد اور شاگرد ، میاں بیوی، آقا غلام ،دوست احباب ،دنیادار اور دیندار شامل ہیں۔بدھ بھکشو کے لیے ایک سخت ضابطہ اخلاق موجود ہے۔آپ کے بعض نصائح آمیز اقوال پیش کئے جاتے ہیں۔

☆ نفرت، نفرت سے ختم نہیں ہوتی محبت سے ہوتی ہے۔

☆ جس طرح بارش ٹوٹی کٹیا پر گرتی ہے ایسے ہی غصہ ایک غیر تربیت یافتہ ذہن پر گراتا ہے۔

☆ ایک خوبصورت پھول میں رنگوں کی بہتات لیکن خوشبو نہیں ہوتی ایسے ہی بے عمل شخص کے الفاظ خوبصورت مگر بے اثر ہوتے ہیں

☆ جنگ میں ہزاروں آدمیوں پر فتح سے بڑھ کر اپنے آپ کو فتح کرنے والا عظیم فاتح ہے (۲۴)۔

بدھ فلسفہ :بدھ مت کا فلسفہ مادیت پر مبنی ہے اسے اپنی حیثیت میں درست اور مربوط سمجھا جاتا ہے اس کو ہم مختصر طور پر پیش کرتے ہیں اس میں سب سے اہم قانون حیات ہے جو اس کی اصل روح ہے۔

تین رتن :بدھ مت کے تین بنیادی رتن یا ہیرے ہیں جن کو قبول کر کے ایک آدمی اس مت میں آجاتا ہے۔

۱- بدھ کی ذات پر ایمان ۲- بدھ مت پر ایمان ۳- بدھ کی تعلیمات پر عمل

انسان اور دکھ : انسان دنیا میں دکھ، مصائب، پریشانی، آلام وغیرہ میں مبتلا ہوتا ہے اور ان سے نجات پانے کی راہ اختیار کرتا ہے انسان اور دکھوں کا باہمی تعلق اس طرح ہے :

۱- وجود کی غیر مستقل نوعیت(Impermanence)ہر شے وقتی طور پر موجود رہتی ہے جو مادی شے پیدا ہوتی ہے مرتی ہے اسے بدھ مت میں(Anicca) کہتے ہیں۔

۲- دکھ(Dukha)زندگی (انسانی وغیر انسانی) مستقل طور پر تبدیلی و تغیر کا شکار ہے، یہ ٹوٹ پھوٹ جاتی ہے، مٹ جاتی ہے جیسے آدمی بیمار ہوتا ہے اور مر جاتا ہے۔دنیا دکھوں کا گھر ہے۔

۳- نفی ذات(Negation of Self) نفی ذات سے نروان (نجات) کی منزل ملتی ہے مہاتما بدھ نے کہا کہ ایک آدمی خود اپنے لیے غیر موجود ہوتا ہے۔

چار عظیم صداقتیں : چار عظیم صداقتیں(Four Noble Path)جن کو بدھ مت میں کا تاری اریہ سکانی کہا جاتا ہے وہ صداقتیں ہیں جو گوتم بدھ پر حصول عرفان کے درمیان منکشف ہوئیں۔

۱- دکھ(Dukha) :دکھ زندگی کا لازمہ ہیں انسان دکھوں میں مبتلا رہتا ہے۔

۲- دکھوں کا سبب(Samuday) :دکھوں کا سبب انسانی خواہشات ہیں جو ان کو جنم دیتی ہیں۔

۳- دکھوں سے نجات(Nirodha) :دکھوں سے نجات کے لیے خواہشات کو ختم کرنا ضروری ہے۔

۴- دکھوں سے نجات کا راستہ(Magga) :دکھوں سے نجات اور خواہشات مٹانے کا راستہ آٹھ پہلو رکھتا ہے۔

آٹھ پہلو راستہ : آٹھ پہلو راستہ ذہنی اور عملی اقدامات پر منحصر ہے جس پر عمل کر کے دکھ ختم کیے جا سکتے ہیں اور نجات حاصل ہوتی ہے۔اس کو (Athangika-Magga) کہا جاتا ہے۔

۱- درست مشادہ یا ادارک(Right wiew or understanding) :اپنے وجود کے متعلق درست مشادہ اور ادراک ہو۔

۲- درست ارادہ (Right Speech) :دکھ سے نجات کا درست ارادہ جس میں بدلہ نفرت بدی وغیرہ نہ ہو(Sanna Sanappa)

۳- درست گفتگو :ایسی گفتگو جو لڑائی فساد پیدا نہ کرے نہ ہی فضول اور جاہلانہ ہو(-Samma ava ca)۔

۴- درست عمل(Right Acion) : قتل،چوری،زناکاری وغیرہ سے احتراز(-Samma Kam manta)۔

۵- حصول رزق کا جائز طریقہ(Right means of living) : (Samma ajiva)۔

۶- درست کوشش(Right effort) : برائی پر فتح کی جدوجہد(Samma avayama)۔

۷- درست توجہ(Right Mindfulness) :ذہنی پاکیزگی اختیار کرنا(Samma Asali)۔

۸- درست ارتکاز (Right Concentration) :اپنے درست عمل پر توجہ مرکوز رکھنا(Samma Sanadh).

ان آٹھ باتوں پر عمل کر کے نروان حاصل کی جاسکتی ہے(۲۵)۔

قانون حیات(Paticcasamuppada) :اس کو مہاتمابدھ کا قانون حیات (Doctrine of life Bddah's) یا قانون تابع تخلیق (Law of Dependent Origination) کہا جاتا ہے(۲۶)۔

یہ نہایت اہم اور اساسی قانون ہے جو تمام بدھ فلسفے کی بنیاد ہے۔اس قانون کی نوعیت کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ بدھ مت کی بنیادی تعلیمات پر نظر ڈالی جائے۔اولا بدھ کے نزدیک انسان کی خواہشات اس کے دکھوں کا سبب ہیں خواہشات نہ ہوں تو دکھ ختم ہو جائیں گے انسان خواہش مٹا کر دکھ ختم کر سکتا ہے۔دوسرے دنیا علت و معلول کے قانون(Law of Causation) میں جکڑی ہے۔ ہر شے کا ایک سبب ہے بارش برستی، ہوا چلتی ہے پھول کھلتے ہیں اور مرجھا جاتے ہیں،اسباب و علل کا یہ عمل دنیا میں جاری وساری ہے اور جاری رہے گا اس کی کوئی ابتدا اور انتہا نہیں۔انسان پیدا ہوتا ہے، جوان

ہوتا ہے مر جاتا ہے۔بدھ مت نے اس قانون کی مثال ایک جال سے دی ہے جس طرح جال مختلف حلقوں کا مجموعہ ہوتا ہے بدھ مت نے اس قانون کی مثال ایک جال سے دی ہے جس طرح جال مختلف حلقوں کا مجموعہ ہوتا ہے اس طرح دنیا کی تمام سرگرمیاں اسباب و حالات کے تحت ایک دوسرے سے جڑی ہیں ،اگر کوئی یہ کہے کہ جال کا ایک حلقہ الگ ہے اور دوسرے حلقوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں تو غلط ہوگا جال اس وقت ہی جال کہلائے گا جب اس کے تمام حلقے آپس میں منسلک ہوں۔ایسے ہی دنیا کی ہر چیز سبب و حالات کے قانون کے تحت چل رہی ہے یہ تغیر پذیر ہے اس کو ثبات نہیں۔

بدھ مت کے پیروکار اس قانون کو بیان کرتے وقت بعض دیگر نظریات کا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ قسمت، خدا اور خود بخود پیدا ہونے کے نظریات غلط ہیں ۔

قسمت : کچھ لوگ کہتے ہیں کہ تمام انسانی تجربات اور وقوع پذیر ہونے والے حالات قسمت Destiny کا نتیجہ ہیں۔اگر قسمت ہی فیصلہ کن حقیقت ہے اور اچھے برے اعمال پہلے سے متعین شدہ ہیں، خوشی اور غم قسمت میں لکھے ہیں اور ایسی کوئی بات رونما نہیں ہوسکتی جو پہلے سے لکھی نہ گئی ہو تو انسانی ترقی اور بھلائی کے تمام منصوبے اور کوششیں بیکار ہوں گی اور انسانیت کے لیے کوئی امید باقی نہ رہے گی اس کا مستقبل تاریک ہوگا۔

خدا : اگر ہر بات خدا کے ہاتھ میں ہے تو انسانی کاوشیں نتیجہ خیز نہیں ہوسکتیں اور انسانیت کے لیے کوئی امید باقی نہیں رہتی سوائے اس کے کہ خدا کے حکم کی اطاعت کی جائے۔

از خود ظہور پذیری : ایسے ہی ہر بات کے خود بخود رونما ہونے کے نتیجے میں انسانیت کے لیے امید ختم ہو جاتی ہے،لوگ دانش مندی اور ہمت سے کام کرنے کی کوشش ترک کر دیتے ہیں(٢٧)۔

مختصرا بدھ مت کے فلسفہ میں قانون حیات کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔گوتم بدھ کا کہنا ہے کہ اس قانون کا آغاز و انجام نہیں۔ریہس ڈیوڈز Rhys Davids نے اسے کائناتی قانون کا نام دیا ہے ۔یہ قانون از خود جاری و ساری ہے اور جاری و ساری رہے گا۔ہر جاندار اور بے جان پر یہ قانون لاگو ہے یہ ازلی و ابدی ہے۔ایک شے کا دوسری سے مربوط ہونا اور اس کا من حیث الذات دوسرے عوامل کے بغیر قائم نہ رہنا ایک حقیقت ہے اس لیے یہ نظریہ کسی خارجی قوت یا خدا کے عقیدے کی نفی کرتا ہے اور مادہ پرستوں کے تصورات کی بھی خلاف ہے۔

قانون حیات یا زندگی کا چکر یا قانون سنسار Law of Sansara آخر ہے کیا؟ یہ زندگی کی پیدائش اور اس کے ارتقاء سے متعلق ہے اس کی بارہ کڑیاں ہیں۔ان بارہ کڑیوں کو بیان کرنے سے پہلے یہ بات پیش نظر رہے کہ بدھ کے نزدیک انسان کیا ہے؟ جسمانی اور ذہنی قوتوں کا مجموعہ! موت کیا ہے؟ جسم کا مکمل طور پر کام کرنا بند کر دینا زندگی جسمانی اور ذہنی قوتوں کے پانچ مجموع Pana Khand-ha ہیں۔ یہ مسلسل تبدیلی کا شکار ہیں۔ یہ دو لمحوں کے درمیان یکساں نہیں رہتے یہ جیسے پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی نابود ہو جاتے ہیں۔ مہاتما بدھ نے ایک بھکو (پیروکار) کو کہا اے بھکو جب یہ پانچ مجموعے پیدا ہوتے ہیں، پھر بوسیدہ ہو جاتے ہیں اور پھر مٹ جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اے بھکو تو ہر لمحے پیدا ہو رہا ہے بوسیدہ ہو رہا ہے، مر رہا ہے۔ پس زندگی میں ہر لمحہ پیدا ہو رہا ہے مر رہا ہے۔ سلسلہ حیات چل رہا ہے اس کی بارہ کڑیوں میں دو کڑیاں زندگی کو عدم سے وجود میں لاتی ہیں اور آخری دو کڑیاں دوسری زندگی سے متعلق ہیں ہم ان تمام کڑیوں کو بیان کرتے ہیں تاکہ یا قانون پورے طور پر واضح ہو سکے۔

گذشتہ زندگی Former Life یا ظہور حیات:

۱- فریب محض یا جہالت Delusion/Ignorance

۲- جہاں فریب محض یا جہالت ہے وہاں سمسکارا Samskara یعنی کرم ہے۔۔

یعنی یہ حقیقت ہے کہ تمام اعمال کا آئندہ زندگی پر اثر ہے اس کو خواہش ارادہ Volition بھی کہا گیا ہے جو شعور و آگہی کو جنم دیتا ہے۔

موجودہ زندگی:

۳- شعور و آگہی Consciousness

جہاں شعور و آگہی ہے وہاں ذہن و جسم ہیں۔ نئی زندگی کا پہلا لمحہ یا استقرار حمل اگر تولیدی مادے میں زرخیزی نہ ہو گی تو جنین کی ترقی نہ ہو گی۔ یہی نمو پذیری اور شعور و آگہی ہے۔

۴- ذہن و جسم Mind & Body

ذہن اور جسم سے حواس جنم لیتے ہیں، رحم مادر میں حواس پیدا ہوتے ہیں جن کی بنیاد پانچ عناصر ہیں۔

۵- حواس Sense

حواس رابطہ کو جنم دیتے ہیں، اعضاء تشکیل پاتے ہیں۔

۶- رابطہ Contact

رابطہ سے محسوسات پیدا ہوتے ہیں۔ اعضاء اور شعور مل کر کام کرتے ہیں۔

۷- محسوسات Sensation

محسوسات سے خواہشات پیدا ہوتی ہے۔

۸- خواہش Desire

جنسی خواہش پیدا ہوتی ہے، خواہش سے وابستگی جنم لیتی ہے۔

۹- وابستگی Attahment

وابستگی سے وجود حیات متعین ہوتا ہے۔

۱۰- وجود حیات Existence

زندگی، بڑھاپا یا موت کا عمل شروع ہوتا ہے۔

آئندہ زندگی :

۱۱- جاتی یا دوبارہ پیدائش Rebirth

جاتی یا دوبارہ پیدائش کا نتیجہ نئی زندگی، بوسیدگی، موت۔

۱۲- بوسیدگی / موتDecay /Death

قانون حیات کی یہ بارہ کڑیاں ہیں۔ یہ زندگی کا چکر ہے اس کی وضاحت کے لیے بدھ عالم ایک مثال دیتے ہیں ایک سائنسدان لیبارٹری میں ایک تجربہ کرتا ہے وہ دو حصے آکسیجن اور ایک حصہ ہائیڈروجن ملا کر پانی بناتا ہے وہ بعض حالات اور مخصوص طریقے سے جب بھی یہ عمل دہرائے گا ایک ہی نتیجہ نکلے گا اس نے یہ تجربہ کسی خارجی قوت کی مداخلت کے بغیر کیا ایسے ہی گوتم بدھ نے کسی خارجی قوت یا ذات خداوندی کے بغیر کائنات کا ایک بنیادی قانون دریافت کیا اس قانون کو اپنے عرفان سے حاصل کیا کسی مذہبی کتاب یا ہندومت سے نہ لیا(۲۹)۔

اس قانون کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ جب مادی جسم کام کرنا بند کر دیتا ہے اور موت واقع ہو جاتی ہے تو کیا تمام قوتیں کام کرنا بند کر دیتی ہیں ؟اس کا جواب نفی میں ہے۔ قوت ارادی، مرضی، خواہش،

زندہ رہنے کی تمنا جاری رہتی ہے اور زیادہ ترقی کرتی ہیں یہ نہایت مؤثر قوت ہے جو تمام زندگیوں کو حرکت دیتی ہے تمام موجودات کو حرکت دیتی ہے بلکہ تمام دنیا کو حرکت دیتی ہے۔ یہ بہت بڑی انرجی ہے۔ گوتم بدھ کے مطابق انسان کے مرنے کے بعد جب جسم کام کرنا چھوڑ دے تو یہ قوت کام کرنا نہیں چھوڑتی بلکہ ایک اور صورت میں اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے یہ ایک نئی زندگی پیدا کرتی ہے جسے دوبارہ پیدائش کہا جاتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر کوئی مستقل وجود نہی جسے ہم نفس یا روح کہہ سکیں تو پھر یہ کیا چیز ہے جو دوبارہ جنم لیتی ہے اور موت کے بعد دوبارہ پیدا ہو جاتی ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جب مادی جسم کام کرنا بند کر دیتا ہے اس کے ساتھ قوتیں -ener gies نہیں مرتیں بلکہ ایک اور صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اس کی مثال یوں ہے کہ ایک بچے کے اندر جسمانی، ذہنی اور عقلی صلاحیتیں نرم اور کمزور ہوتی ہیں لیکن ان کے اندر ایک جوان آدمی صلاحیتیں مضمر ہوتیں ہیں یہ جسمانی اور ذہنی قوتیں جن سے ایک فرد تشکیل پاتا ہے اپنے اندر استعداد رکھتی ہیں کہ نئی صورت اختیار کر لیں اور رفتہ رفتہ ترقی کریں۔ یہ ایک تسلسل ہے ایک حرکت ہے اس کی مثال چراغ کا ایک شعلہ ہے جو تمام رات جلتا ہے رات کے پچھلے پہر اگر ہم اس شعلے کو دیکھ کر کہیں کہ کیا یہ وہی شعلہ جو رات کے پہلے روشن تھا تو اس کا جواب ہوگا نہیں وہی نہیں یہ مسلسل تبدیلی کا شکار رہا ہے۔ لیکن کیا یہ

بدھ کی الوہیت کے نظریات :

مہایان فرقہ جو وسط ایشیا، چین، جاپان، جاوا وغیرہ میں بہت مقبول ہے اس کے مفکرین نے بدھ مت اور بدھ مت کے تصور کو ایک نئی جہت دی۔ بدھ کو ایک تاریخی شخصیت اور انسان کی بجائے ایک ماورائی مخلوق، نجات دہندہ اور الوہیت کا پیکر قرار دیا اور یہ کہا ہے کہ کامل بدھ اپنے آپ کو بے شمار صورتوں میں ڈھال لیتا ہے۔ پانچ دھیانی بدھ ہیں ان میں سے پہلا امیتابھا ہے ان نئے بودھوں میں سے کچھ بدھ ستوا کا اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں لیکن وہ بدھ کی تعلیمات کے بنیادی حقائق بیان کرتے ہیں۔ امیتابھا کو قدیم ہندی نظریات کا عکس سمجھا جاتا ہے بدھ سے پہلے ۲۴ بدھ ہوئے جن میں اول دیپان کارا -Dipanka ra تھا اس کا مجسمہ بنایا جاتا ہے اس کے کندھوں پر آگ کا شعلہ دکھایا جاتا ہے۔

مہایان فرقے نے پانچ دھیانی بدھوں کے بارے میں انکشافات پر مبنی بہت سا مواد شائع کیا ہے جسے Buddha Vacana کہا جاتا ہے ان نظریات کا بدھ کی قدیم کتب سے کوئی تعلق نہ تھا۔

انہوں نے بدھ کو دنیاوی شخصیت سے بلند تر Lokottara کے طور پر پیش کیا۔ اس عقیدے کو بودھ ستو کی ذات سے زیادہ بلند ہستی کہا گیا۔

بودھ ستو :

بودھ ستو وہ شخص ہے جو اپنے لیے عرفان کی منزل کے حصول کی جدوجہد کرے اور بدھ ہونے کا عہد کرے لیکن نروان حاصل کی بجائے اس دنیا میں رہ کر مخلوقات کے دکھوں کا مداوا کرے۔ ایسا شخص مہایان فرقے کی اصطلاح میں بودھ ستو کہلاتا تھا(۳۳)۔ یہ بعض مقامات کو جلد حاصل کر کے بدھ کے ہم پلہ آ جاتا ہے اس میں بدھ کی فطرت آ جاتی ہے۔ مہایان نے بدھ کی تین صورتیں trikaya بتائیں : ایک ظاہر صورت Nirmana Kaya بدھ ایک فرد پر ظاہر ہو کر نروان کا راستہ بتاتا ہے۔ دوسری مسرت کامل Sambhoga Kaya کی صورت میں بدھ نورانی صورتیں اختیار کرتا ہے اور تیری دھرم کا روپ dharmakaya یعنی دھرم کے قائم مقام(۳۴) اس کی بنیاد بدھ کے کلمات پر ہے انہوں نے ایک بار کہا تھا کہ جو مجھے دیکھتا ہے وہ دھارما کو دیکھتا ہے، جو دھارما کو دیکھتا ہے مجھے دیکھتا ہے۔ ان صورتوں کا ذکر کتاب کنول سوتر The Lotus Suttra میں ہے جو مہایان فرقے کی نہایت اہم کتاب ہے۔ کتاب میں مذکور ہے کہ سکیا مونی اور باقی بدھ ستوؤں نے نہ صرف اس دنیا کے آدمیوں کے لیے نئے انکشافات کئے بلکہ دوسری دنیا کو بھی عجیب و غریب حقائق بتائے۔ کنول سوتر کا مقصد نجات کا راستہ متعین کرنا تھا اس فرقے نے اس موضوع پر بہت سی کتابیں مرتب کیں اور بدھ کے مختلف روپ پیش کئے۔

دراصل دوسری صدی عیسوی میں جنوبی ہند میں پاکیزہ سرزمین Pure Land نامی مکتب فکر قائم ہو چکا تھا۔ ان کی تصنیف Pure Land Suttra ہے جس کو سکھاوتی ویوہا Sukhava-ti-Vyoha کہا جاتا ہے اس میں ایک راہب دھرم کارا Dharama Kara کا ذکر ہے جس نے عہد کیا کہ وہ اگر بدھ بن گیا تو ایک پاکیزہ سرزمین قائم کرے گا جہاں برائی نہ ہوگی۔ آدمیوں کی لمبی عمریں ہوں گی جو چاہیں گے حاصل کر لیں گے اور یہاں انہیں نروان مل جائے گا۔ یہ خیالی جنت کا ایک نقشہ تھا۔ دھرم کارا نے بہت سے عہد کئے جن میں ۱۸ واں عہد بہت اہم تھا وہ یہ تھا کہ ایک آدمی موت کے وقت محض بدھ کا نام لے لے تو اس کی پاکیزہ سرزمین میں دوبارہ پیدائش ہو جائے گی۔ یہ عقیدہ آج کل چین،

جاپان اور بعض دوسرے جنوبی ایشیائی ممالک میں بہت مقبول ہے لوگ اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں کہ وہ بدھ کا نام لے کر پاکیزہ سرزمین میں جارہے ہیں۔ دھرم کارا اپنی پاکیزہ سرزمین میں بیٹھ کر اپنا عہد پورا کررہا ہے۔اور لوگوں کو نجات دلا رہا ہے۔

اس کو لا محدود روشنیوں کا بدھ Buddha of unlimeted light یا سنسکرت میں امیتابھا Ami tabha ، چینی میں اومی ٹوفو(O-mi-to-fo) اور جاپانی میں امیدا Amida کہتے ہیں۔ اس کا دوسرا جاپانی نام امیتا یوس Amitayus یعنی لا محدود عمر کا مالک۔اس کے ساتھ دو دیگر مددگار بدھ ستو ہیں ایک ایوالوکیت ایشورا Avalikitesvara ہے۔یعنی درمند بودھ ستو جو اس کے بائیں جانب ہے اس بدھ ستو کا چین میں نام کوان ین Kuan-yin ہے اور جاپان میں اسے کنون Kan-non کہتے ہیں۔دوسرا مقدس بدھ ستوا ماہاس تھاما پراپتا Mahasthamaprapta ہے جو بائیں ہاتھ پر ہوتا ہے یہ بدھ کے شیدائیوں اور نام لیواؤں کو پاکیزہ سرزمین میں داخل کرتے ہیں۔

تاریخی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو تیسری صدی عیسوی میں یہ نظریات یعنی بدھ ستوا، اس کی مقدس سرزمین اس کا نجات دہندہ کا کردار ہندوستان سے چین پہنچے اور بہت زیادہ مقبول ہوئے (۳۵)۔یہاں تندائی Tendai فرقے نے انہیں جاپان پہنچایا۔جاپان میں دو راہبوں ہیونن Honen اور شنزان Shinzen نے ان کی زبردست تبلیغ کی اس نظریے میں امیتابھا بدھ کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اور اعمال، ریاضت اور مراقبہ کی بجائے امیتابھا کے نام کے ورد کو نجات کا ذریعہ بتایا گیا۔چین میں اس کے عمل کو جو ۱۸ ویں عہد کی بناء پر ہے نین فو Nienfo اور جاپان میں Nembus-tu کے نام سے پکارا جاتا ہے۔بدھوں کی منزل اب نروان کی بجائے پاکیزہ سرزمین میں دوبارہ جنم ہے۔

چین اور جاپان کے بدھ یہ دلیل دیتے ہیں کہ دنیا برائیوں کی جانب جارہی ہے بدھ تعلیمات جدید دور کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتیں، لوگوں کے دل صاف نہیں ،وہ نجات کے حصول کی کوشش نہیں کرتے ان کو امیتابھا کے فضل سے بچانا چاہیے۔بدھوں نے رفتہ رفتہ اعمال کی نفی کر کے فضل اور برکت کو بنیادی حقیقت قرار دے ڈالا۔ پیور لینڈ بدھ ازم (پاکیزہ سرزمین بدھ مت) کی چین میں شن تاو Shanto نے زبردست تبلیغ کی۔اس نے ایک مذہبی کتاب پیور لینڈ سوتر تصنیف کی، بدھ کی ذات پر غور و فکر کرنے اور بدھ کے مجسموں کی پوجا اور اس کی تعریف میں بھجن گائے۔جاپان میں ہیونن Honen

نے اس مسلک جودو ستنو کو عوام میں متعارف کرایا۔ اس کی مسلسل کوششوں سے امیتابھا کا نام اکثر بدھوں نے جپنا شروع کر دیا۔ اگرچہ بدھ راہبوں نے اس کی سخت مخالفت کی۔ ہونن کے ایک شاگرد شن ران Shinran نے ان نظریات میں معمولی تبدیلی کر کے اصل پیور لینڈ فرقہ شین Shin قائم کیا اور اپنے مدون کردہ سوتر کے علاوہ سب سوتروں کو مسترد کر دیا اس نے کہا کہ امیتابھا کا بار بار نام لینے کی ضرورت نہیں اس کی اعلیٰ شان اور تقدیس کے پیش نظر اس کا ایک بار لینا کافی ہے۔ اس فرقہ کی کوکھ سے ایک اور ذیلی فرقے آپین (Ippen) نے جنم لیا اس کو جی (Ji) کہا جاتا ہے انہوں نے دن کے مختلف حصوں میں امیتابھا کا نام لینا ضروری قرار دیا۔

جاپان میں دوسرا اہم فرقہ نچیرن (1222-82) Nichiren نے قائم کیا اس نے بودھ ستو ہونے کا دعوی کیا کنول سوتر کی تعلیمات کی تشریح کی، ایک علامتی بدھ کی صورت بنائی، بھکشوؤں کے لیے تربیت گاہیں قائم کیں اور بدھ اور بودھ ستوا پر یقین کو بنا دیا۔ اس فرقے کے بہت سے افراد امریکہ میں مقیم ہیں (۳۶)۔

بدھ مت کی ایک صورت زین zen بدھ مت ہے جیسے چین میں چان Chan کہتے ہیں۔ اس میں مراقبہ، گیان دھیان اور ریاضت کی مخصوص صورتیں بتائی جاتی ہیں۔ یہ نظریات مغرب میں بہت مشہور ہیں۔ ایسے ہی تانترک Tantric یا وجرایانا ijrayana اور منترانا Mantrayana بدھ مت سری لنکا، تبت، برما اور بعض دوسرے ایشیائی ممالک میں مقبول ہے اس میں جادو، یوگا وغیرہ کی مشقوں سے نروان کی تعلیم دی جاتی ہے جنسی تحریک کو کچلنے کے لیئے ضبط نفس کی مشقیں کرائی جاتی ہیں اور بودھ ستو کی رحمدلی پر زور دیا جاتا ہے۔ ان تعلیمات پر عمل کے لیے ایک استاد پکڑنا لازمی ہے (۳۷)۔ تبت کی بدھ مت روایتی طرز کی ہے ۱۷ویں صدی میں ڈی لگ پا De-lugs-pa فرقے کے سربراہ لاما نے منگول حکمران گہری خان کی مدد سے اپنے مخالف فرقے کو شکست دے کر تبت کا علاقہ حاصل کر لیا۔ ۱۶۴۲ء سے ڈی لگ پا فرقہ تبت میں دلائی لامہ کی سیاسی اور مذہبی سربراہی میں اقتدار پر قابض تھا۔ ۱۹۵۰ کی دہائی میں دلائی لامہ نے چینی دباؤ کے تحت تبت سے بھاگ کر ہندوستان میں پناہ لے لی۔ نیپال میں پایا جانے والا بدھ مت زیادہ تر شیومت کے زیر اثر ہے۔

بدھ مت کے ان تمام جدید مسالک اور فرقوں میں سب سے اہم چین اور جاپان کے فرقے

ہیں جو مہایان بدھ مت کے زیر اثر ہیں۔پاکیزہ سر زمین بدھ مت کے پیروکار تیزی سے بڑھ رہے ہیں انہوں نے بدھ کو اپنا نجات دہندہ اور الوہیت کے مقام پر فائز قرار دیا ہے۔ امیتابھا بدھ کی روح درد مندی اور رحم کا مرقع ہے وہ ازلی و ابدی ۔بدھ دنیا میں آکر لوگوں کو بچاتا ہے۔وہ اس دنیا میں ہر وقت موجود رہتا ہے، رہتا تھا اور رہے گا اس کی اصل شناخت اس کے عرفان کی شناخت ہے آگ اس وقت تک جلتی رہی ہے جب تک ایندھن ختم نہ ہو بدھا کی ہمدردی، رحم نجات دلانے کی تمنا اور درد مندی اس وقت تک قائم ہے جب تک دنیاوی مصائب ختم نہیں ہوتے۔بدھ چاندی کی طرح ہر وقت چمکتا ہے اور ہر شے کو منور کرتا ہے (۳۸)۔

امیتابھا (امیدا) بدھا نے یہ عہد کیا ہے کہ ہر شخص کو صاحب عرفان بنائے گا، دنیا کو روشن کرے گا انہیں اس وقت تک تحفظ دے گا۔جب تک لوگ اس کی دنیا میں دوبارہ جنم نہ لیں اگر وہ دس دفعہ اس کا نام خلوص و محبت سے نہیں لیتے تو وہ کامیاب نہ ہوں گے۔جب تک لوگ عرفان حاصل نہیں کرتے اور اس کی سر زمین میں دوبارہ جنم نہیں لیتے وہ چین سے نہیں بیٹھتا وہ لوگوں کی وفات کے وقت ظاہر ہوتا ہے اس کے ساتھ دو بودھی ستوے دائیں بائیں ہوتے ہیں تاکہ ان کو اپنی پاکیزہ زمین میں خوش آمدید کہیں جب تک لوگ اس کی روح سے برکت حاصل نہیں کرتے اپنی تطہیر نہیں کر سکتے۔یہ لافانی روشنی اور لامحدود حیات کا مالک ہے اس کی سر زمین میں دکھ نہیں امن و سکون ہے پھولوں کی مہکار، موسیقی اور خوبصورتی ہے اور تمام آسائشات ہیں جن کا تصور ممکن نہیں۔جب کوئی پیار سے امیدا بدھا کی تصویر ذہن میں لاتا ہے جو سنہری آب و تاب سے چمک رہی ہوتی ہے تو یہ تصویر ۸۴ ہزار تصویروں اور صورتوں میں بدل جاتی ہے اور پھر ہر تصویر مزید ۸۴ ہزار روشنی کی شعائیں پھینکتی ہے اور ہر شعاع دنیا کو بقعہ نور بنا دیتی ہے۔اور دنیا کی تاریکی دور کر دیتی ہے۔جو بھی اس کا نام لے کر اس پر وہ ضرور منکشف ہوتا ہے۔اس کا نام لینے سے تمام گناہ مٹ جاتے ہیں ہر شخص کو اس کا مقدس نام جپنا چاہیے یہ الفاظ ہمیشہ اس کے ذہن میں ہوں Namu Amida Butsen امیدا تمہارا نام لیتا ہوں (۳۹)۔ آخر کار بدھ مت کی لاادریت مت پرستی میں ڈھل گئی اور ڈھلتی چلی جا رہی ہے۔

امیتابھا بدھ پر چین اور جاپان کے بدھوں کا یہ یقین ایک نیا تصور حیات ہے اور بدھ کی اصل تعلیمات کے منافی ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بدھ مت موجودہ دنیا کے سیاسی معاشی اور

معاشرتی تقاضوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا نہ ہی بدھ بھکشوؤں اور گھپاؤں میں رہنے والوں کے علاوہ عام آدمی اس فلسفہ پر کاربند ہو سکتا ہے۔ دنیا سے کنارہ کشی، فنائیت، نفس کشی، شدید ریاضت اور زندگی کی سلبی قدروں پر عمل کرنا ممکن نہیں۔ امیتابھا اور دیگر دھیانی بدھوں کے متعلق نجات دہندہ کا تصور ایک بالا ہستی پر عقیدے کی کمی کو پورا کرتا ہے اس سے عمل کی بجائے ایک ذات (امیتابھا) پر غیر معمولی انحصار کیا گیا ہے حالانکہ بدھ نے عمل، اخلاق اور سخت ریاضت کو نجات کے لیے ضروری قرار دیا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ عملی انحطاط اور مادی ترقی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے پیش نظر بدھ بھکشیوں کے مٹھوں اور وہاروں میں گوتم بدھ کی حقیقی تعلیمات پر عمل نہیں رہا۔ بدھ تعلیمات کے مطابق بھکشو نہ تو جگہ جگہ، جنگل جنگل جاتے ہیں نہ مانگ کر کھانا لاتے ہیں نہ جنس سے مکمل پرہیز کرتے ہیں نہ خیرات پر زندہ رہتے ہیں نہ پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ہیں۔ جاپان شن Shin فرقے نے راہبوں کے معبدوں کے تمام اصول بدل دیئے ہیں تانترک بدھ مت جنسی افعال کو خلاصی کے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ بدھ پرستی اور بدھوں کے مجسمے بنانا اور ان کی پوجا کرنا عام ہے حالانکہ پہلی صدی عیسوی تک ان کے مجسمے نہیں بنائے جاتے تھے۔ یہ شاید بھگتی تحریک کے زیر اثر ہوا۔ بدھ مت ہستیوں کے مجسموں کی پرستش جاری ہے اور ان کو الوہیت کا مقام دے کر ہر شخص عمل کے بغیر ان کی جنت میں جانے پر یقین رکھتا ہے۔

بدھ مت اور اسلام :

بدھ مت کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ اور اس کے نوے کروڑ سے زائد پیروکاروں کا مجموعی طرز عمل یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ ایک انقلابی تحریک نہ تھی بلکہ اس کا فلسفہ سلبی اور منفی اقدار پر قائم تھا اس کا کوئی جامع دیناتی نظام نہیں اور اس میں انسان کی سیاسی، معاشی اور معاشرتی ضرورتوں کو پورا کرنے کی صلاحیت نہیں۔ گوتم بدھ واقعی سلیم الفطرت انسان تھے انہوں نے جو عرفان پایا اسکی بناء پر لوگوں کو تعلیم دی لیکن یہ تعلیم انسانیت کے حقیقی دکھوں کا مداوا پیش نہیں کرتی اس کے گوناگوں مسائل کا حل نہیں بتاتی اور اس کو ترقی، کامیابی اور مادی فلاح کی منزل کی طرف نہیں لے جاتی۔ اس میں شاید انفرادی نجات کا کوئی پہلو ہو لیکن انسانی نجات کا پہلو نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایشیائی ممالک میں اسلام کے مثبت اور ایجابی فلسفے اور زندگی کے قابل عمل حقائق کو متعارف کرایا جائے۔

اب ہم بدھ مت کی تعلیمات اور اسلام کا عمومی تقابل پیش کرتے ہیں :

۱- **ذات باری تعالی** : مہاتما بدھ ایک دردمند دل رکھتے تھے اس لیے دنیاوی آسائشات کو چھوڑ کر انسانی دکھوں کے علاج کے لے چل نکلے اور سخت ریاضت کے بعد عرفان حاصل کر لیا۔ اس عرفان کی بنیاد آپ کا ذاتی تجربہ، مشاہدہ اور گیان دھیان تھا اس میں خدا کی رہنمائی شامل نہ تھی بلکہ آپ نے خدا کی ذات کو تسلیم ہی نہیں کیا۔ اگرچہ ایک بالا ہستی کا تصور آپ کے زمانے (چھٹی صدی) میں موجود تھا۔ ہندو مت میں اسے برہما کہا جاتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا انکار کیا اس لیے آپ کا فلسفہ انکار خداوندی پر مبنی ہے جب کہ اسلام پیغام خداوندی ہے جو صاف و مصفی وحی کی صورت میں نبی کریم کے قلب اطہر پر نازل ہوا ۔ بدھ کو ذات خدا کا نہ تو ادراک ہوا اور نہ تفہیم۔ وحی کی روشنی کے بغیر حاصل کیا گیا عرفان نیم پختہ، نامکمل اور حقیقت کا ترجمان نہیں ہو سکتا۔

۲- **رہبانیت** :بدھ مت رہبانیت کی تعلیم دیتا ہے اور ایک انسان کو نجات کی منزل حاصل کرنے کے لیے دنیاوی معاملات سے احتراز کرنے کا درس دیتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اسلام ترک دنیا جائز نہیں۔

۳- **فطری استعداد کی ترقی** :بدھ مت کی انتائی منزل حصول عرفان اور نروان ہے۔ ایک بدھ سالک کو نروان کے حصول کے لیے اپنے جذبات اور خواہشات اور دنیاوی تعلقات کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ یہ سلبی اور منفی فلسفہ ہے جس کی بنیاد نفس کشی اور سخت ریاضت پر ہے اس کے برعکس اسلامی کی تعلیمات کے مطابق خدا نے انسان کو مختلف قسم کے قوی، جذبات، احساسات اور استعداد سے نوازا ہے۔ اس کے لیے لازمی ہے کہ ان کو بروئے کار لائے اور خدا کی پاکیزگی اور بڑائی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے، بیوی بچوں، خاندان اور معاشرے کے حقوق پورے کرے۔ اسلامی تمدن قائم کرے رزق حلال کمائے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے۔ اسلام انسانی جذبات و فطری استعداد کو بڑھنے پھولنے اور اسلامی معاشرے اور تمدن کو نکھارنے پر زور دیتا ہے۔ فطری قوتوں اور خواہشات کو کچلنے دبانے اور غیر فطری طریقے سے مٹانے سے منع کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص خدا کی عطا کردہ قوتوں کا غلط استعمال کرتا ہے تو وہ فطرت کے خلاف بغاوت کرتا ہے۔ بدھ مت نے بدھ بھکشوؤں کو دنیا سے الگ تھلگ رہنے کے علاوہ شادی نہ کرنے کا حکم دیا۔ اسلام نسل انسانی کی بقا اور معاشرے میں اعتدال پیدا کرنے کے لیے

شادی اور تمدنی زندگی بسر کرنے کا حکم دیتا ہے۔

بدھ مت اس نقطہ نظر سے غیر فطری مذہب ہے اور نیست مشربی پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید بدھ مت کے پیروکاروں نے اس قدیم روش اور منفی فلسفہ سے جان چھڑا کر اس کی جگہ تمدنی، معاشی اور سماجی زندگی میں بھر پور حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ بھکشوؤں کو سماجی کاموں میں لگایا جا رہا ہے، وہ شادی کر سکتے ہیں اور عائلی زندگی گزار سکتے ہیں۔

۴- نفس کی حالتیں : مہاتما بدھ انفرادیت، ایغو اور نفس کا قائل نہیں۔ اسلام انسان کی تین قسم کی روحانی حالتوں اور نفس کی کیفیات کی بیان کرتا ہے جو نفس امارہ، نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ پر مشتمل ہے ان منازل سے گزر کر انسان کی روح حقیقی تسکین پاتی ہے۔ اور قرب خداوندی حاصل کرتی ہے۔

۵- روح : بدھ انسانی روح کا قائل نہیں۔ خدا نے روح کو امر ربی قرار دے کر اس کی حقیقت بیان کر دی ہے۔

۶- موت و حیات کا فلسفہ : مہاتما بدھ کا تمام فلسفہ دکھ اور دکھ سے نجات اور قانون حیات کی بارہ کڑیوں پر مبنی ہے۔ ایسا فکر و تدبر، گیان و مراقبہ اور فطرت کے ازلی و ابدی قوانین کا ادراک جو وحی کے نور اور خدا کی تائید سے خالی ہو جزوی صداقت کا چاہے حامل ہو تو ہو کلی صداقت اور حقیقی نجات کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ بدھ نے انسانی موت و حیات کی گتھی سلجھانے کے لیے جن امور کا ذکر کیا ہے اس کے قانون حیات کی نفی خود ان کے پیروکاروں نے کر دی ہے انہوں نے امیتابھا کی صورت میں ایک الوہیت کا پیکر تراش لیا ہے جس کی وہ پوجا کر رہے ہیں اور جس کی پاکیزہ جنت میں جانے کو وہ ابدی سکون قرار دیتے ہیں۔ بدھ کے فلسفے پر ان کا نظریاتی لحاظ سے یقین ہے عملاً نہیں۔ سری لنکا، تھائی لینڈ، تبت اور برما میں ہنایان فرقہ رفتہ رفتہ دھیانی بدھوں خصوصاً امیتابھا کی الوہیت اور حصول عرفان میں ان کی طاقتوں اور مدد حاصل کرنے پر مائل نظر آ رہا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب یہ لوگ بدھ پرستی کو شعار بنا لیں گے اور کسی بدھ کا نام جپنے کے بعد اس کی پاکیزہ جنت میں ابدی حیات پانے کے لیے بے قرار ہوں گے۔

قرآن کریم بدھ کے بیان کردہ قانون حیات کو سورہ حج میں بہتر انداز میں پیش کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے لوتھڑے سے پھر گوشت کے ٹکڑے سے جو کبھی پورا بن جاتا ہے کبھی ادھورا رہ جاتا ہے تاکہ تمہارے لیے کھول کر بیان کر دیں جو ہم چاہتے ہیں رحموں میں ایک

مقررہ وقت تک ٹھرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتے ہیں تاکہ تم جوانی تک پہنچو اور تم سے کوئی ایسا ہے جو وفات پا جاتا ہے اور کوئی تم سے وہ ہے جو نکمی عمر کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے تاکہ علم حاصل کرنے کے بعد اسے علم نہ رہے۔

۷ - **اخلاقی فلسفہ** : بدھ مت نے اخلاقی فلسفہ پیش کیا دینیاتی فلسفہ پیش نہیں کیا۔ اسلام ایک مکمل دین ہے ضابطہ حیات ہے اور انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے احکامات پیش کرتا ہے۔

۸ - **بدھ مت کی اصل تعلیمات** : گوتم بدھ نے کوئی تحریری کتاب نہیں چھوڑی مختلف خطبات اور نصائح اور بھکشوں کے لیے ضابطے پیش کئے ان کی موجودہ تعلیمات کو اصل تعلیمات قرار دینا تاریخی لحاظ سے مشکل نظر آتا ہے۔ اس بات میں کافی شک و شبہ پایا جاتا ہے کہ ان کی پیدائش کے کئی سو سال بعد جو مجالس منعقد ہوئیں ان میں بھکشوؤں نے واقعی ان کی تعلیمات کو درست طور پر پیش کیا یا امتداد زمانہ کے ساتھ اس میں رودوبدل ہوتا رہا۔ دنیا میں قرآن ہی وہ واحد کتاب ہے جو اپنی اصل صورت میں مسلمانوں کے پاس محفوظ ہے۔ اس کتاب کو بانی اسلام محمدؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں امت کو دیا اور اس کے احکامات پر نہ صرف خود بلکہ صحابہؓ کی جماعت نے عمل کر کے اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

۹ - **انسانی کاوش** : گوتم بدھ نے اپنی تعلیمات میں انسان کو مرکزی حیثیت دی ہے انسان خود اپنا نجات دہندہ، حاکم اعلیٰ اور ملجاو ماوی ہے۔ انسان کی نجات کسی خارجی قوت یا توفیق الٰہی سے نہیں ہوتی۔ اسلام انسانی کاوش کے ساتھ ساتھ خدا کے فضل، تائید اور توفیق پر زور دیتا ہے۔ تاکہ انسان خدا کی ذات پر بھروسہ کرے اور اپنی ذاتی کاوش کو منتہاو مقصود قرار نہ دے محض انفرادی جدوجہد اور انسانی کاوش کو مرکزی حیثیت دینا غلط ہے۔ خدا پر بھروسہ سے تہذیبی اور معاشرتی قدریں استوار ہوتی ہیں بدھ عالموں کا یہ خیال کہ خدا کی مرضی انسانی اعمال پر حاوی ہو تو انسانیت کا مستقبل مخدوش ہو گا، غلط ہے۔ خدا کی مرضی اور اس کے قوانین اور احکامات کی تعمیل انسانیت کے مستقبل کو روشن کرتی ہے یہ اندھے کی لاٹھی نہیں۔ خدا علیم و حکیم ہے، جتنا وہ انسانی فطرت اور اس کی ترقی کو جانتا ہے اتنا ایک آدمی نہیں جان سکتا۔

۱۰ - **تخلیق کا مقصد** : بدھ مت انسانی تخلیق کا کوئی مقصد قرار نہیں دیتا جبکہ قرآن اس کا واضح مقصد بیان کرتا ہے۔ انسانوں کے لیے لازمی ہے کہ عبودیت کا اعتراف اور تشکر کا اظہار کریں اس دنیا کو بہتر بنائیں اور آخرت کو سنواریں

۱۱- **علت و معلول کا قانون** : مہاتمابدھ کا کہنا ہے کہ دنیا بے ثبات تغیر پذیر اور غیر مستقل ہے اور علت و معلول کے قانون میں جکڑی ہے۔ اگر ہوا نہ چلے تو پتے نہ ہلیں محض اس نظریے ہی کو کائنات کے جملہ تغیرات اور نظام ہستی کے عمل کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا اس کے پیچھے ایک ہستی ہے جو کائنات کا پورا نظام چلا رہی ہے اور اس قانون کو تسلسل اور حرکت بخشتی ہے یہ کائنات واقعی بعض مسلمہ قوانین کے تحت چل رہی ہے۔ قرآن نے نہ صرف ان قوانین کو بیان کر دیا ہے بلکہ غور و فکر کرنے والے انسانوں سے سوال کیا ہے کہ وہ زمین کی وسعتوں اور آسمان کی پنہائیوں پر غور کریں ان قوانین کے خالق اور اس کی پس پردہ عوامل کو کنٹرول کرنے والی لامحدود قوت پر ایمان لائیں۔ وہ سوچیں کہ اس کو ایک نہج پر چلانے والی اور اس میں نظم اور ربط پیدا کرنے والی کونسی ہستی ہے اگر ان قوانین میں خلل واقع ہو جائے تو کائنات کا مجموعی نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے اور اس کی ترتیب نہ ممکن ہی نہ ہو سکے۔ خدا نے اس کائنات کو ختم کرنے کے لیے ایک وقت مقرر کیا ہے اور اسے قیامت کہا ہے۔ جس کا بدھ مت کے ہاں تصور نہیں۔ بدھ دنیا کو ازلی ابدی مانتی ہے اور اس کی مکمل فنائیت کی قائل نہیں۔ خدا اس کرہ ارض ہی کو نہیں دیگر کروں کو بھی چلا رہا ہے۔ شاید وہاں قوانین کا کوئی اور سلسلہ ہو۔

۱۲- **جنت و دوزخ** : بدھ موت کو ایک حقیقت مانتا ہے چاہے وہ ذی روح کی ہو یا غیر ذی روح کی ہو۔ وہ ارواح کا کرموں کی بنیاد پر ایک نورانی پیکر مانتا ہے اور دوبارہ جنم کا قائل ہے۔ خدا بھی فرماتا ہے کہ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اس سے فرار ممکن نہیں۔ اسلام موت کے بعد دوبارہ اجساد کے ساتھ اٹھنے، عذاب و ثواب اور جنت و دوزخ کا تصور پیش کرتا ہے۔ جدید بدھ مت نے امیتابھا (امیدا) کی خیالی پاکیزہ سرزمین (جنت) بنا کر اس کمی کو پورا کیا اور لوگوں کو نجات دلانے کے لیے اس میں داخل ہونے کی راہ بتائی جو امیتابھا کی پوجا پر منحصر ہے۔

۱۳- **نظام عبادات** : بدھ مت معتقدات اور عبادات کا کوئی نظام دعا، نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ کا ذکر نہیں کرتا۔ جب کہ اس عہد (چھٹی صدی ق م) میں ہندو مت میں ایک مخصوص نظام عبادات و اعتقادات موجود تھا چاہے وہ دیوتاؤں ہی سے منسوب تھا۔ اسلام نے عبادات اور اعتقادات کا ایک جامع نظام پیش کیا اسے انسان کے تقوی و طہارت، ذہنی پاکیزگی اور اس کی عمومی فلاح کے لیے ضروری قرار دیا

۱۴- **آفاقی پیغام** :بدھ مت کا فلسفہ اور تعلیمات فرد کی ذات و نجات کے گرد گھومتی ہیں اس کی نوعیت محدود ہے جبکہ اسلام تمام انسانوں اور انسانیت کے روشن مستقبل کا خواہاں ہے اگر وہ اس کے آفاقی پیغام کو مان لیں تو ملت واحدہ بن سکتے ہیں۔

۱۵- **عملی نمونہ** :بدھ مت کی ذات اور اس کی زندگی انسانیت کے لیے نمونہ نہیں بن سکتی وہ نہ تو زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے اور نہ ہی زندگی کے ٹھوس حقائق اور تقاضوں کو پورا کرتی ہے اس کے بر عکس ہمارے سامنے ایک مینارہ نور اور بانی اسلام محمد مصطفیؐ کا اسوہ حسنہ ہے جو ہر سطح پر رہنمائی مہیا کرتا ہے۔

۱۶- **نجات** : مہاتمابدھ کے دل میں لوگوں کی فلاح اور بھلائی کی ایک تڑپ اور ان کے دکھوں کا علاج تلاش کرنے کی تمنا تھی اس لیے اس نے اپنے آپ کو نجات دہندہ کے طور پر پیش نہیں کیا بلکہ اعمال (کرم) کو نجات کا ذریعہ بتایا۔ اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے اگر نیک اعمال کرو گے تو جنت میں جاؤ گے اور برے اعمال کا نتیجہ دوزخ ہوگا۔ بدھ کا یہ بھی کہنا تھا کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اسلام بھی یہی کہتا ہے کہ کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ مہاتمابودھ یہ بھی کہتا ہے کہ کوئی انسان یا دیوتا دوسرے کی نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتا یہی بات اسلام نے کہی ہے اس حد تک بدھ مت اسلام کے قریب ہے۔

۱۷- **اخلاقی اقدار** : چونکہ مہاتمابدھ سلیم الفطرت شخص تھے۔ اور اخلاقی قدروں پر یقین رکھتے تھے اس لیے ان کا اخلاقی فلسفہ عام برائیوں کو دور کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، درست سوچ، مشاہدہ وغیرہ تمام باتیں واضح طور پر اسلام میں موجود ہیں بلکہ خالی خولی فلسفے کے طور پر نہیں مقصدیت کی حامل ہیں اور ایک واضح منزل کی طرف لے جاتی ہیں۔ ان کا انسان کی تمدنی ترقی میں ایک مقام ہے جو بدھ مت میں نہیں کیونکہ وہ تمدنی اور معاشرتی زندگی اور اس کے تقاضوں کو بیان نہیں کرتا۔ اس میں ریاست کی تشکیل اور امور کا سرے سے ذکر نہیں۔

۱۸- **امر بالمعروف و نہی عن المنکر** :سری لنکا، تھائی لینڈ، چین، جاپان اور تبت وغیرہ میں بدھ بھکشوؤں اپنی خانقاہوں میں بیٹھ کر ریاضت کرتے ہیں۔ وہ دنیا سے الگ تھلگ رہتے ہیں وہ بھکشوؤں بنتے وقت عہد کرتے ہیں کہ وہ بدھ کی ذات میں پناہ لیتے ہیں بدھ مت میں پناہ لیتے ہیں اور بدھ سلسلے (سنگھ)

میں پناہ لیتے ہیں ان کے لیے سخت اخلاقی ضابطہ ہے وہ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ مجرد رہتے ہیں زرد جوگیا کپڑے پہنتے ہیں اور غور و تفکر کرتے رہتے ہیں کیا ان لوگوں کا ان ممالک کی تمدنی، معاشی، معاشرتی اور سیاسی زندگی میں کوئی حصہ ہے کیا یہ جماعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی تلقین کرتی ہے کیا انفرادی نجات کے علاوہ اجتماعی فلاح ان کو منتہائے نظر ہے۔ ایسا نہیں یہ خصوصیات اسلام میں ہیں۔

۱۹- جہاد :اسلام کو اس لحاظ سے تمام ادیان پر ایک تفوق حاصل ہے کہ وہ باطل کے خلاف مسلمانوں کو نبرد آزما ہونے کے لیے اکساتا ہے ان کو جہاد کی تلقین کرتا اور ترغیب دیتا ہے یہ انقلاب آفرین پیغام کسی اور مذہب بشمول بدھ مت نے نہیں دیا۔ یہ جذبہ، ایمانی قوت اور خدا پر کامل یقین سے پیدا ہوتا ہے جہاد کے ذریعے حاصل کی گئی کامیابیوں نے باطل قوتوں کو نہ صرف ششدر کر دیا ہے بلکہ وہ اس سے خائف بھی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حواشی

1. (a) Edward Conze , Bhuddhist Texts through thd Ages , London, 1953.

(b) Buddhism,Edited by Richard A Gart, Ny 1962.

(c) The Teaching of Buddha, Society for Promotion of Buddhim 893rd 893rd Edition , Tokyo, Japan 1996.

2. Edward Conze, Buddhist Scriptures, Chap-11,111.

3. Sir John Marshall, A Guid to Taxila, Cambrigde University press, 1960 , P-34-35.

4. Buddhism, Richard A Gard , P. 23.

5. Sir Edwin Arnold , The Light of Asia , Allahbad , India, 1939.

6. Encyclopedia Brittanica-Buddhism.

7. Ibid , and Buddhism, Edit. Richard Gard , P.25.

8. Ibid P.106. Also Sukumar Dutt, The Buddha and Five -After Centuries , london, 1957.

9. Buddhism, Ed by Richard a Gard , Ny 1962 PP-30-36. Encyclopedia Brittanica - Buddhism.

10. The Teaching of Buddha, Society for the Promotion of Buddhism, 893rd Revised Edotopm. 1996.

11. Encyclopedia Brittanica - Buddhism.

12. The Teaching of Buddha, Society for the Promotion of Bud-

dhism, Japan, 893rd revised Edition, 1996, PP.548-550.

13. Encyclopedia Brittanica -Buddhism.

۱۴- تمدن ہند پر اسلامی اثرات، تالیف ڈاکٹر تاراچند، ترجمہ محمد مسعود احمد، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۴ء ص ۳۹

۱۵- ایضاً، ص ۴۹۔

16. Encyclopedia Brittanic - Buddhism.

17. Buddhism, P. 90-91 .

18. ibid .

19. Farhad Daftary, The Imalis , Their History & Doctrines, Cambridge, London, P.100-102 .

20. Ibid .

21. Rhys Davids , Buddhism, PP111-112.

22. Carus, The Gospel of Buddha , PP.26-27.

23. Book of the Great Decease , Chap-V.

24. Rhys Davids, Buddhism, Chap-V.

25. Rhys Davids, Buddhism, Its History and Literature, New-york.

26. Buddha's Teachings, the Buddhism Promotion Centre of Thailand, 1992.

27. The Buddha's Teachings , The Buddhism Promotion Centre Thailand, 1992 PP.95-97.

28. Buddhism, ed by Gard.

29. The Buddha's Teachings, Buddhism Promotion Centre,

Thailand.

30. Walpola Rahula, What the Buddah Taugh, Bedford, England,

31. Edward Conze, Buddhist Texts Through The Ages, London 1953 p. 4-5 .

32. Buddha's Teachings, Thai Centre, P172.

33. Har Dayal , The Bodhisattava Doctrine in Buddhist Sanskrit Literature , London , 1932.

۳۴- اس موضوع پر نہایت فاضلانہ بحث کے لیے دیکھئے۔

Shashi Bhushan Das Gupta , An Introduction to Tantric Buddhism, 2nd Edit. Calcutta University, Calcutta, 1958, PP10-13.

۳۵- چین میں بدھ مت کی ترقی پر ملاحظہ کریں۔

Arthur F. Wright , Buddhism In Chinese History, 1959.

36. Masaharu Anesaki, History of Japanese Religion , 1963 .

37. Shastri Bhusan Das Gupta, An Introduction to Tontric Buddhism, Calculttta, 1958.

38. Teaching of Buddha , P 132-4.

39. The Teaching of Buddha , Chap -V.